

جوانی کی بیرونی

محمد علی گزارمی

معنی فیض احمدی و مکتبہ
حسین نگار

WWW.NAFSEISLAM.COM

مکتبہ عنوانی

میان یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، والصلوة والسلام على من لا نبي بعده!

آج کل جوان جوانی ملتے ہی بجائے اس کی قدر و قیمت بڑھانے کے اسے نہ صرف ضائع کرتا ہے بلکہ اسے تباہ و بر باد کر کے رکھ دیتا ہے۔ اسکے تباہی و بر بادی کے کئی اسباب ہیں جو سب کو معلوم ہیں مجملہ ان کے استمنا و جلق اور اغلام ہے۔ فقیر اکنے لغوی معنی کے بعد اس کی طبی، ڈاکٹری اور شرعی تفصیل عرض کرتا ہے۔ ممکن ہے کسی جوان کو اپنے حال پر حرم آجائے۔ یاد رہے کہ الاستمنا و الجلق کے معنی اپنے ہاتھ کی رگڑ سے منی کا نکالنا ہے جسے عرف عام میں مشت زنی اور ہاتھ گھسانا کہتے ہیں۔ افلام اپنے ہم جنس یعنی رُکاڑ کے کے ساتھ ایسے برے فعل کا ارتکاب کرنا ہے۔ یہ ہر سہ افعال جس قدر کثرت سے ہمارے ملک میں رائج ہیں۔ اس سے بڑھ کر انکے نقصانات ہیں۔ اعضائے تناسل میں ان افعال سے اس قدر کثیر نقصانات واقع ہوتے ہیں جن کی انتہائیں۔

جیسے اور جس طرح ان کا اثر ہوتا ہے، تفصیل آئے گی۔ (ان شاء اللہ)

ان ہر سہ افعال کے نقصانات قریب قریب ایک سے ہی ہیں، ان کو تین حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) عضو ناقلة المني (قنبیب) پر ان کے اثرات (۲) اندر و فی اعضائے تناسل پر (۳) دیگر اعضائے بدن پر۔

ان ہر ایک کی تفصیل آگے چل کر عرض کروں گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

جلق و استمناء اور اغلام (لواط)

تینوں کام قطع نظر نوجوان کی جانسوزی کے شرعاً بھی سخت سزا ہے اور آخرت کا عذاب سوا۔ اسی لئے نوجوان خود کو قابو رکھنے کی کوشش کرے اور ان چند امور پر عمل کرنے کی کوشش کرے جنہیں فقیر آگے چل کر عرض کرے گا۔ اس طرح سے نہ صرف اس کی جوانی کی خزاں، بہار سے تبدیل ہو جائے گی بلکہ بڑھاپے تک جوانی جیسے مزے پائے گا اور آخرت میں اجر و ثواب بیٹھا۔

و ما توفيقى الا بالله العلي العظيم و صلى الله على حبيبه الكريم الامين
و على آلـه واصحـابـه اجمعـين

مدینے کا بھکاری

الفقير القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۳۱۴ھ جمادی الاول

آغاز

فقیر سالہ کا آغاز سفیر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیکی تقریر سے شروع کرتا ہے۔

قادر قدری نے اپنی قدرت سے مرد کا آکہ تناصل (ذکر) ایک (تلگی) جو ہر لطیف عورت کے خزانہ تک پہنچانے کیلئے بنایا ہے یہ ایک اسٹنچ کا سا بنا وہ اپنے اندر رکھتا ہے، جس کے سبب وقت ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد یہ گھٹ جاتا ہے۔ اس کی تھوڑی سی تشریع اور دیکھ لو تاکہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ بآسانی سمجھ میں آجائے۔

پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو: (۱) سر (۲) درمیانی جسم (۳) جڑ۔

جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اسٹنچ کی طرح خانہ دار بنا ہوا ہے۔ جس کے سبب وہ آسانی سے پھیل اور سست سکتا ہے، اس کے خانے پھوٹوں، موٹی رگوں اور باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں۔ جا بجا ان میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جس کے اوپر کی طرف دو خاص محلیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع، اس محلی میں پھوٹوں کے باریک باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار۔ سیوں کی طرف ایک باریک پٹھا ہے جوز ندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے، اس میں بھی پھوٹوں کے باریک باریک تار موجود ہیں۔

سر..... یہ بھی اسٹنچی صورت کا بنا ہوا ہے۔ اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پھوٹوں کے نہایت نازک باریک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب سے زیادہ۔ یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوئے ہیں، گویا ان کو بھلی کی تاروں کی طرح سمجھو، ادھر دماغ میں خیال پیدا ہوا، ادھر ان اعصاب نے اپنا کام شروع کیا، دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً ادھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پھوٹوں کے لگاؤ نے جسم کو تنار کھا۔ یہ سب کچھ اس لئے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آجائے کہ اگر ان پھوٹوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباو پڑے، یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ تک اس کا اثر پہنچے گا۔ کمر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی، یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت کم ہوتی اور خشکی آتی ہے یہ خشکی کھملی اور بڑھاتی ہے، کھملانے اور بار بار رگڑنے سے کھال ڈکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑ آتا ہے (جہاں چاہو بدن میں کھجا کر دیکھ لو) اور اگر زیادہ سلاوے گے، کھجاوے گے وہاں کچھ درم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبت پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگرچہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دکھن، خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہیجان کو بڑھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو اور تکلیف پہنچے۔ اس کے مقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن، ویسلین ہو یا کھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی، جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی حصہ بھی ایسا زنم نہیں، جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

ہاتھ اور ہاتھ میں بھی ہتھیلوں اور انگلیوں کی کھال دیے ہی سخت پھرڈنیا کے کام کا ج میں مصروف رہنے والے مردوں کی کھال اور زیادہ سخت، ہاتھ اس جسم نازک سے چھیڑ چھاڑ کر کے اس نازک حملی کو سخت دکھ پہنچاتا ہے، وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے، خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں، رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہا دولت کو برپا کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے وہی ایک کھلبی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور دو تین بار (معاذ اللہ) ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے، نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذی حس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی، رگڑ سے بھی ہیجان ہو کروہ انمول ماڈہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے، رگوں کی سستی پٹھوں کی خرابی، جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے۔ اس سختی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جواہر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لا غرہ ہو جانا ہے۔ اس کے علاوہ درمیانی حصہ جسم میں بھی جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی اور جسم میڑھا ہو جائے گا، رگیں جوان اس سختی خانوں میں ہیں، ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی کی آمد کم ہو گی، رگیں پھیل نہیں سکیں گی، الہذا سختی جسم بھی نہ پھیل سکے گا، سختی جاتی رہے گی، جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔ اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے، جسم کی ترقی ہمیشہ کیلئے رُک جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے اس کرتوت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں اگر کوئی بے زبان عصمت و عفت کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھرا پنی قسمت کو روئے گی اور یہ بد نصیب حقیقتہ اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہو گا۔ اس لئے کہ اول تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو ماڈہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مر جکے ہیں، اب اسے اولاد سے ہمیشہ کیلئے مایوس ہو جانا چاہئے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور حس اس قدر بڑھ جاتا ہے معمولی کلف دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہ بر باد ہو جاتا ہے، پٹھوں کا حس اس قدر خراب ہو جاتا ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) ادھر دماغ میں خیال آیا ادھر ماڈہ ضائع ہوا۔ یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب

ہو جاتی ہے۔ ابھی تم نے دیکھا کہ ان پھوٹوں کا تعلق دماغ سے ہے ان کی خرابی سے دماغ خراب ہوا، تمام جسم کی طاقتیں دماغ کی تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب، نظر کمزور ہو گی، کانوں میں شائیں کی آوازیں آئیں گی، مزاج میں چڑچڑاپن ہو گا، خیالات میں پریشانی بڑھتے دماغ بالکل نکما بنا دے گی اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو بر باد کرنے کا نتیجہ جنون ہے۔

تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جوہر لطیف خون سے بنتا ہے اور خون بھی وہ جو تمام بدن کے غذا پہنچانے کے بعد بچا، بس اگر اس ماڈہ کو اس کثرت کے ساتھ بر باد کیا گیا کہ خون کو بدن کے غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا، قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا کہ اس طرح نکال دیا گیا تو قلب کمزور ہو گا دل دھڑ کے گا، ذرا سا پتہ کھڑ کا اور اختلال شروع ہوا۔ دل پر تمام بدن کی مشین کا دار و مدار، جسم کو خون نہ پہنچا، روز بروز کمزور اور لا غیر ہوتا گیا بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی ناپایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی تو جگر کا فعل خراب ہوا، گردوں کی گرمی ڈور ہوئی معدہ پرا شرپڑا، وہ خراب ہوا، بھوک کم ہوئی، ضعف نے ایسا آدبا یا کہ چند قدم چلنا مشکل، نہ دن کا چین رہانہ رات کا آرام، رات کو سوئے آرام کیلئے۔ خیالات پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش کی اور کبھی ویسے ہی کہ بیان تک نہیں، کیا ہوا وہی کر دکھایا، جو اپنے ہاتھوں سے کیا جا رہا، صبح اٹھے تو بدن ست ہے، جوڑ جوڑ میں درد ہے آنکھیں چکلی ہوئی ہیں، اس لئے کہ ان کے عضلات بھی خاص جسم کے عضلات کے ساتھ ساتھ کمزور ہوتے گئے۔ سونا آرام کیلئے نہ تھا، جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے، یہ سب کیوں ہوا صرف اس لئے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بھایا گیا، یہ ہمارا کہنا جس طبیب سے چاہو دریافت کرو، جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو، وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ جسے زردوڈبلاء، کمزور، وحشیانہ شکل و صورت کا پاؤ، جسکی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں، پتیلیاں پھیل گئی ہوں، شرمیلا ہو، تھائی کو پسند کرتا ہو، اس کی نسبت یقین کرلو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بھایا ہے۔ ایک زبردست تجربہ کار، طبیب، اعلیٰ درجہ کے معانج، اپنی تحقیق اس طرح شائع فرماتے ہیں کہ ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب مرض دق پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے 186 عورتوں سے کثرت کے ساتھ ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ 414 صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کے بر باد کرنے کے سبب، باقی دوسرے امور بعض اسباب سے۔ 124 پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے 24 صرف اپنے ہاتھوں اپنے جسم خاص کے پھوٹوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو دوسرے ہزاروں اسbab کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی اسے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادہ مخصوص پتلا ہو جاتا اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی اور بہتی رہتی ہے، تو نالی میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا فرجدہ ڈالتے ہیں۔ اول اول پیشاب میں معمولی جلن ہوتی پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تباخ بنادیتا ہے کہ اس وقت آدمی کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادہ ریقق ہونے کے سبب خود بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جائے گا۔ اس مرض کا نام جریان ہے جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین امور کی جان۔

خود کردہ را علاج نہیں

اگرچہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا اور پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ خدارا بچو، ہوشیار رہو، جنونِ جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا، ورنہ عمر بھر پچھتاوے گے اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا، سر پکڑ کر روؤے گے، اپنی جان کو کھوؤے گے مگر۔

پھر پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چُک گئیں کہیت

آج ہی سن بھل جاؤ، اس بلا کے قریب بھی نہ پھکلو، ہوشیار ہوشیار، اپنے آپ کو سن بھالو، ذرا صبر کرو۔ ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد تمہارا باقاعدہ نکاح کر دیں اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو، یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کرلو۔ لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس ناپاک عادت سے تو بچو گے، جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے۔

اگر خدا نخواستہ نصیب دشمناں کوئی شخص اس بری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا درود مندا نہ، مخلصانہ مشورہ کہ خدارا اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا۔ نظر بھر کر بھی نہ دیکھنا، یہ دوسرا زہر کا پیالہ نہ پے جو ہونا تھا ہولیا، سب سے پہلے سچے دل کی توبہ کرو اور پھر کسی اچھے تجربہ کا تعلیم یا فتح طبیب کے پاس جائیے، بغیر شرمائے اسے اپنا سارا کچھ چھٹھانا جائیے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لا جائیے، امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مر ہم پٹی ہو جائے گی۔

ہم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو شاہد و موجود مانو۔ آج دنیا سے چھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچو کہ وہ تو دیکھ رہا ہے، اس سے فتح کر کہاں جائیں گے۔ اس نے زنا کو حرام کیا اس کی سزا بتائی، اس نے لواطت کو حرام کیا، اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزا میں دی جائیں تو آخرت کے عذاب سے فتح جائے، لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو بر باد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا میں کوئی سزا بھی ایسے شدید جرم کیلئے کافی نہیں ہو سکتی، جنہم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ دنیا میں اس فعل ناپاک کے مرتكب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

نَأَكِحُ الْيَدِ مَلْعُونٌ ہاتھ کے ذریعہ اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔

اس پر براہن قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی، اللہ اس عذاب سے بچنا اور دنیا و آخرت کو تباہ نہ کرنا۔

اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر عورتوں کی چھڑی

قلم حیا کے سبب اشک نداشت بہاتا ہے، زبان کہتے ہوئے لڑکھڑاتی ہے، دنیا اس کوبے حیائی سے تعبیر کرے مگر یہ حیا کا سبق ہے، بے حیائی و بے غیرتی کونا پید کرنے کیلئے یہ درود ل کا بیان ہے، مداوا کی غرض سے کہنا ہے اور کیا کہنا ہے؟ وہی ایک خطاب ہے جو نوجوان مردوں سے تھا ان عصمت کی دیویوں، ان نرم و نازک گلاب کی پمپوں سے، جن کوزمانہ کی باہم سوم کملانے کیلئے تیار ہے جن کا چمن ابھی بھار دکھانے بھی نہیں پایا، ہمیں ذر ہے کہیں خزان کاشکار نہ ہو جائے اس لئے کہ جھونکے آر ہے ہیں، فیشن پرستی اور نام نہاد آزادی، حقیقتہ گناہوں کی زنجیروں میں گرفتاری اور پابندی نے ان کی تباہی اور بر بادی کا بیڑا اٹھایا ہے، یورپین خواتین کے حالات سے عبرت لو۔

غنی تہذیب کی ہوا، بقیہ ممالک کے طبقہ نساوں کو بھی اسی طرف دھکیلے جا رہی ہے۔ عفت و عصمت، شرم و غیرت آج یورپ کے زنانہ بازاروں میں ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتی، مصروف شام کے علاقوں میں ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ بچی کچھی تھوڑی سی ہندوپاک کی گلیوں یہاں کے کوچوں اور محلوں، بلکہ بعض مکانوں چہار دیواروں میں کہیں کہیں نظر آ جاتی، کیا وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ ہم اس گراندیا کو یہاں بھی نہ پائیں گے۔ نو خیز نوجوان غیر محروم لڑکیوں میں آتے جاتے ہی نہیں بلکہ بہنی دل گلی بھی کرتے ہیں، حالانکہ آقاۓ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ام مكتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے ناپیਆ کو بھی گھر کی چہار دیواری میں اپنی ازواج کے سامنے نہ آنے دیا۔

نظریں اٹھنے لگیں حالانکہ رب دو جہاں نے اپنے کلام میں **يغضضن ابصارهن** (عورتیں اپنی آنکھیں نجی رکھیں) فرمایا۔ سر سے آنچل ہٹنے لگے، بدن کھلنے لگے، حالانکہ رب نے **ولیضرین بخمرهن على جیوبهن** (وہ عورتیں اپنی گھونگھٹ اپنے گریانوں میں ڈالیں) کہہ کر ان کی شرمیلی حیاؤں کو جتایا۔

پیاری بیٹیو! عزیز بہنو! تم کو بھی خدا نے وہی قیمتی جو ہر عطا کیا، جو نوجوان مردوں کو دیا گیا۔ بیشک اس کا بیجا استعمال تمہاری جانوں کو بھی اسی طرح ہلاکت میں ڈال دے گا، جیسے مردوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں، یقیناً تمہارے ذمہ بھی قتل کا الزام اسی طرح آیا گا جیسے مردوں کے سر آتا ہے بیشک تم کو بھی اپنی جان سے اسی طرح ہاتھ دھونا پڑے گا جیسا کہ بعض مردوں کا حشر ہوتا ہے۔

کن لو! سن لو! وہ زبردست گناہ جس کی سزا سودا ہے، جس کی سزا قتل، جس کی سزا پھروں سے ہلاک کیا جانا، اسلام نے، یہودیت نے، عیسائیت نے، اور دنیا کے ہر مذہب نے مقرر کی، تمہارے لئے بھی ویسا ہی بڑا گناہ ہے جیسا مردوں کیلئے۔

ہاں ہاں! تم ذرا غور سے اس حدیث کو پڑھو، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں..... العین زناها النظر
والرجل زناها المشی والا زناها الاستماع واليد زناها البطش واللسان زناها الكلام والقلب
ان يتمنى ويصدق ذلك او يكذب الفرج غیر محروم کی طرف دیکھنا آنکھ کا زنا، پیروں سے اس کی طرف چلتا پیر کا زنا،
کانوں سے اس کا کلام سننا کان کا زنا، ہاتھوں سے اسے پکڑنا ہاتھ کا زنا، زبان سے اس کے ساتھ باتیں کرنا زبان کا زنا،
دل میں اگر غیر محروم کے ناجائز ملاپ کی تمنا ہو تو دل کا زنا اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرے گی یا اسے جھٹلا دے گی۔
یعنی اگر شرمگاہ تک نوبت پہنچی تو یہ سب گناہ و بدکاری کے بڑے سخت گناہ کے ساتھ مل کر بڑے بن جائیں گے۔

کیا تم نے سنا ہے، حدیث میں آیا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنة الله الناظر والمنظور عليه خدا غیر محروم
کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے ان پر لعنت اور پھٹکار بھیجتا ہے۔

خدائے قدوس اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمہارے بارے میں یوں فرماتا ہے..... وقل للمؤمنات يغضضن
من ابصارهن وفروجهن ولا يبدين زينتهن بخمرهن على جيوبهن ولا او ابايهن او اباء بعولتهن
او اخوانهن او بنی اخوانهن او بنی اخواتهن او نسائهن او ما ملكت ايمانهن او التابعين غير اولى
الاربه من الرجال او الطفل الذين لم يظهروا اعلى عورات النساء ولا يضربن بارجلهن ليعلم
ما يخفين من زينتهن وتوبوا الى الله جميعاً (یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مومنہ عورتوں سے فرمادیجئے کہ
ذرا اپنی آنکھیں نیچی ہی رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں اور اپنی سنگار نہ دکھائیں مگر وہ چیز جو کھلی ہی رہتی ہے
اپنا گھونگھٹ گریبان پر ڈالے رکھیں۔ اپنا بنا اور سنگار سوائے اپنے شوہر یا باپ یا خسیر یا گے بھائی یا گے بھیجوں یا بھانجوں یا عورتوں یا
غلاموں یا ایسے مردوں جو اس سے کچھ غرض نہیں رکھتے یا اپنے بچوں کے سوا جن کو ابھی عورتوں کے اسرار کی خبر ہی نہیں،
کسی کو نہ دکھائیں نیز اپنا چھپا ہوا سنگار دکھانے کیلئے پاؤں سے دھمک نہ دیں، سب کے سب مل کر اللہ سے توبہ کریں۔

یہ اتنا زبردست ہدایت نامہ تمہارے ہی حق میں نازل ہوا، تم کو اس قدر احتیاطیں کیوں بتائی گئیں؟ اس لئے کہ تم پر نسل انسانی کی
بقاء و تحفظ کا دار و مدار، تم میں اگر ذرا سی بھی کوئی خرابی آئی تو نسلیں کی نسلیں اور قومیں کی قومیں تباہ و بر باد ہو جائیں گی، تمہاری عادتیں،
تمہارے اخلاق، تمہاری اولاد میں فطرہ اثر کرنے والے، تم جس طرح سدھاوگی وہ اس طرح سدھیں گے۔ جس حال میں تم کو
دیکھیں گے، اسی کی نقل وہ بھی کریں گے، تم پڑھ لو، اچھی طرح سمجھ لو کہ عفت و عصمت جیسا قیمتی زیور اور جواہرات اخلاق میں
اس سے بہتر جو ہر دنیا کے پروردہ پر کوئی نہیں۔

تمہیں تو ایسی تہمت اور فتنہ کی جگہ سے بھی بچنے کی ضرورت، حدیث میں آیا: انقوا مواضع التهم اس جگہ سے بچے ہی رہو جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو۔

تمہیں پہلے سے بتایا گیا ہے: لا ينحلون رجال و المرأة إلا كان ثالثها الشيطان ہوشیار رہنا مرد و عورت اگر تہائی میں کسی جگہ ہوتے ہیں تو ان میں تیرا ایک شیطان ضرور ہوتا ہے۔
یہ یاد رکھو کہ شیطان وہی ہے جو براہی کی طرف لے جاتا ہے۔

الشیطان يعدكم الفقر و يا مركم بالفحشاء شیطان محتاجی کی طرف بلاتا اور بے حیائی کے بیہودہ کاموں، ہی کا حکم کرتا ہے۔

مردوں مرد و عورتوں کی ساتھ بھی ایسی خلوت کہ وہ تمہارے چھپے ہوئے بدن کو دیکھیں، تمہارے لئے منوع، بلکہ حدیث میں صاف آیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور مردوں عورتوں کیلئے ایک حکم سنایا۔

لا ينظر الرجل الى عورة المرأة الى عورة المرأة ولا يقصى الرجل الى الرجل في ثوب واحد ولا يقصى المرأة الى المرأة في ثوب واحد کوئی مرد کسی عورت کے ستر کی طرف اور کوئی عورت کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیں۔

قربان جائیے! اس طبیبِ امت، حکیمِ ملت، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنہوں نے عورت کو عورت کے ساتھ بھی ایک بستر پر ایک چادر میں راحت کرنے سے منع فرمایا۔ مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قومِ لوٹ کے ناپاک عمل کا اندیشہ، عورتوں میں بھی اسی فتنہ کا ذر اور جو نقصان طبی و دینی مردوں کی اس ناپاک حرکت سے پیدا، وہی عورتوں کی شرارت و خباثت سے ہو یاد۔ جس طرح مرد کے جسم کیلئے عورت کے جسم خاص کے سوا دوسری کوئی چیز مناسب ہو ہی نہیں سکتی، فطرت کے قاعدہ کے توڑنے کا نتیجہ اگر مردوں میں یہ ہوگا کہ جسم خاص کی رگیں پھٹے دب کر ہمیشہ کیلئے خراب و بر باد ہو جائیں۔ عورت کا جسم اس سے بھی زیادہ نازک و لطیف و ذرا سی بیجاگڑا اور ناموزوں حرکت سے عمر بھر کیلئے بالکل نکما ہو جائیگا۔ اپنے ہاتھ کی الگیاں یا اور کوئی چیز یا محض اپری رگڑا اور غیر معمولی حرکت جسم کی حالت ہر صورت میں تباہ کرنے والی اور عمر بھر کیلئے بیکار بنانے والی، پہلا صدمہ نرم و نازک تھلی میں خراش پیدا کر کے ورم لائے گا۔ اس ورم کے سبب بار بار خواہش پیدا ہوگی، بار بار کی حرکت سے ماڈہ نکلتے نکلتے پتلا ہوگا اور دماغ کے پھوٹوں پر اڑ پہنچ کر خفتان و جنون کے آثار نمودار ہوں گے۔ دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کے سبب

قلب کمزور ہو، بیہوٹی کے دورے پڑیں، وہ جن اور بخوبوت پریت جورات دن گھر گھر آفت ڈھاتے رہتے ہیں، یہ پتلا ماڈہ ہر وقت تھوڑا ایسے رہتے مقام کو گندابنا کر سڑائے گا، اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہوں گے، زخم بھی ہو جائے تو کچھ تجھب نہیں،

پیشاب کی جلن اسکی خاص علامت، مادہ کا ہر وقت بہنا، تمام پھوٹوں اور عضلات کو ڈھیلا بنا کر معدہ، جگر، گردہ سب کافل خراب کرے گا اور سیلان الرحم کا مرض جو اس زمانہ میں بلائے عام اور وبا نے خاص بنا ہوا ہے، گھر کرے گا، آنکھوں میں حلقہ، چہرہ پر بے رونقی، ہر وقت کمر میں درد، بدن کا لجھا پن، ذرا سے کام سے چکراتا، دل گھبراتا، بات بات میں چڑچڑا پن، تمام بدن کا ہر وقت نہ ہال رہنا، آخر خفیف حرارت کا بڑھتے بڑھتے پرانا بخار بننا اور تپ دق کے مرض لا علاج میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہونا اس ناپاک حرکت کے نتائج ہیں۔ بعض بے سمجھ مردوں کی طرف شاید اس خبیث عادت میں بٹلا، عورتوں نے بھی یہ خیال کر رکھا ہوگا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ حاشا، حاشا، یوں کہو کہ غیر محروم سے ملنا ایسا گناہ جس کی سزا سوڑہ یا سنگساری کہ اس گناہ کے سبب اگر یہ سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت کے عذاب سے نجات ہوئی مگر اپنے آپ یادوسری عورتوں کے ذریعہ شرمناک صورت اختیار کرنا ایسی سخت مصیبت میں ڈالتا ہے کہ اس کی سزا کیلئے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہو سکتا، اس کے لئے جہنم کے وہ دلکھتے ہوئے انگارہ اور دوزخ کے وہ ڈراؤ نے زہر میلے سانپ اور پھتو ہی سزا ہیں جن کی تکلیف جاری اور باقی ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **السحاق بين النساء زنا بينهن** عورتوں کا آپس میں (خاص صورت) ملنا ان کا آپس میں زنا ہے۔

پھرتا کید فرمائی کہ **لاتزوج المرأة المرأة ولا تزوج المرأة نفسها فان الزانية التي تزوج نفسها** یعنی، نہ عورت عورت کے ساتھ مقاببت کرے نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے کیونکہ جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ ہی ہے۔

غیب کی خبریں لانے والے، چھپی باتیں بتانے والے، آئندہ واقعات سنانے والے اس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر بتا گئے۔ آج ہم احکام دین بتانے میں شرما میں تو یہ شرم نہیں بے حیائی ہے۔ جو اس کو چھپانا چاہیں وہ بے حیا کل خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ دیکھو! دیکھو! اس زمانہ کا پورا خاکہ دیکھو! ایک ایک بات کو برابر کر لو اور خدا کے غصب اور عذاب سے ڈرو۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عشر خصالِ عملہا قوم لوط بہا اہلکو و تزیدہا امتی خصلة ایتان رجل بعض بعضنا ورمیهم بالجلاہق والخذف ولعبہم بالحمام و ضرب الدفون و شرب الخمور و قص اللحیة و طول الشارب والصفیر والتصفیق ولباس الحریر و تزیدہا امتی خصلة ایتان النساء بعضهن بعضا۔

یعنی، دس عادتیں ہیں جنہیں قوم لوط نے اختیار کیا اور اسی لئے وہ ہلاک کر دی گئی۔ میری امت ان دس پر ایک اور زیادہ کرے گی (۱) مردوں کا مردوں کے ساتھ بد فعلی کرنا (۲) غلیل بازی کرنا (۳) گولیاں کھیلنا (۴) کبوتر بازی کرنا (۵) ڈھول باجے بجانا (۶) شرابیں پینا (۷) داڑھی منڈوانا یا کتر وانا (۸) موچھیں بڑھانا (۹) سیٹی اور تالی بجانا (۱۰) مردوں کا ریشم پہننا اور میری امت ایک عادت اور زیادہ کرے گی کہ عورتیں عورتوں سے خاص طریق پر ملیں گی۔

آج اور لوگوں کو خبر ہو یا نہ ہو مگر ہم جانتے ہیں۔ واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ لڑکیوں کے بعض مدرسون میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ گھر کی چہار دیواروں میں بند ہو کر، کوٹھریوں میں چھپ چھپ کر کس طرح نسل انسانی کا خون بھایا جا رہا ہے۔

اس کی تفصیل کیلئے فقیر اولیٰ غفران کے رسالہ کا لج اور لڑکی کا مطالعہ فرمائیے۔

تقریر صاحبِ روح البیان رحمة اللہ تعالیٰ علیہ

قرآن و حدیث کے ارشادات کی ترجمانی کا حق جس طرح حضرت امام محمد اسماعیل حقی خفی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان میں ادا کیا ہے یا انہی کا حصہ ہے، فقیر نے اس کا ترجمہ فیوض الرحمن کے نام سے تین جلدیوں میں لکھا ہے۔ اسی سے ایک تقریر ملاحظہ ہو۔

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مشت زنی کی کیوں نہ مت فرمائی ہے کہ انہیں حد سے تجاوز کرنے والا بتایا، چنانچہ فرمایا:

فَأَولئِكَ هُمُ الْغَدُونَ وہی حد سے بڑھنے والے ہیں حدود اللہ سے تجاوز کرنے والے تجاوز میں کامل اور اس کی انتہا کو

چھپنے والے ہیں۔ (پ ۲۹، المعارض)

فَإِنَّمَا لواط اور جانوروں سے طلبی اور زنا اسی حد سے تجاوز میں داخل ہیں۔

مَسْلَه بعض نے کہا کہ ہاتھ سے منی نکالنا (استمنا) بھی اسی میں داخل ہے۔ جیسا کہ اس کے شان نزول سے ثابت ہے۔

مروری ہے کہ بعض عربی سفروں میں مختلف طریق سے منی خارج کرتے تھے ان کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ (روح البیان)

غلبة شہوت کو کمزور کرنے کا علاج خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا، حدیث شریف میں ہے جو نکاح کی طاقت نہیں رکھتا اس پر لازم ہے کہ وہ روزے رکھے۔

فَإِنَّمَا اسی لئے مالکیہ نے استدلال کیا ہے کہ استمنا ہاتھ وغیرہ سے منی نکالنا حرام ہے اسلئے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کی طاقت نہ ہونے پر روزے رکھنے کا حکم فرمایا ہے تاکہ شہوت فرو ہو۔ اگر استمنا مباح ہوتا تو اس کی طرف معمولی اشارہ فرماتے کیونکہ نسبت روزے کے یہ آسان تر ہے۔

مَسْلَه بعض ائمہ نے استمنا کی اباحت بتائی ہے۔

مَسْلَه الخلاصہ کی روایت میں ہے کہ اگر روزے دار نے روزہ کی حالت میں ذکر ہاتھ سے بار بار ٹھوٹنے سے منی نکالی تو اس پر کفارہ نہیں صرف ایک روزہ کی قضا ہے۔

فَإِنَّمَا اباحت کافتوئی حتاب ملکہ کا ہے۔

مَسْلَه بعض احتاف کے نزدیک شہوت کو فرو (ختم) کرنے کیلئے (نہ کرے گا تو زنا وغیرہ میں جتنا ہو جائے گا) استمنا جائز ہے اور فرمایا ارجوان لا یکون علیہ وبال امید ہے اس پر وبال (فی الآخرة) نہ ہوگا (یہ بعض کا خیال ہے ورنہ احتاف کے نزدیک استمنا ناجائز ہے شہوت کی تکمیل روزہ کے سوا اور کوئی بہتر نہیں۔)

مسئلہ.....(الستمنا باليد) حواشی البخاری میں حرام لکھا ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث میں ہے۔ استمنا باليد کا دوسرا نام جلق ہے عموماً جوانی کے جوش و جنون سے اس بیماری میں بعض نوجوان بتلا ہو جاتے ہیں۔ جس میں شرعی قباحت کے علاوہ جوانی کیلئے یہ بیماری بھی تباہ کن ہے۔ فقیر نے اس کی خرابیوں کے پیش نظر یہی رسالہ لکھا ہے استمنا و جلق عرف جوانی سوز بیماری اس کا مطالعہ نوجوانوں کو ضروری ہے۔

امام البغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا استدلال

امام بغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، **والذین لفروجهم الى ان قال هم العادون** یعنی، حلال طریقوں کے مساوا باقی کا ارتکار بکرنے والے ظالم اور حد سے تجاوز کرنے والے ہیں یعنی حلال کو چھوڑ کر حرام فعل کرنے والے ہیں۔

فائدہ..... امام بغوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ استمنا حرام ہے۔

استمنا باليد واللوں پر عذاب

حضرت ابن جریح نے حضرت ابن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ قیامت میں ایک قوم حاملہ ہو کر اٹھے گی میراگمان ہے کہ وہ یہی (استمنا باليد کا ارتکاب کرنے والے) ہوں گے۔

سزا یافتہ قوم

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو عذاب میں بتلا فرمایا جو اپنے مذاکیر (عضو تناسل) سے کھیلتے یعنی ہاتھ سے منی نکالتے۔

فائدہ..... استمنا باليد کا ثبوت شرعی کسی کے متعلق مل جائے تو اس پر تعزیر بجاري کی جائے جیسے بعض نے کہا۔

مسئلہ..... بعض روایات میں ہے کہ یہ امام اعظم ابوحنیفہ و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اس شخص کیلئے مباح ہے جسے فتنہ میں بتلا ہونے کا خوف ہو یعنی زنا وغیرہ میں، ایسے ہی اپنی زوجہ اور کنیز کے ہاتھ سے منی کا نکلوانا مباح ہے۔ (شرط فتنہ) لیکن قاضی حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ عزل (منی خارج کر دینا) کے معنی میں ہے۔

مسئلہ..... الـ تارخانیہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اس فعل سے ایک شر دوسرے شر سے نجات پا جائے گا (یعنی زنا کرنے سے حد پائے گا، یا سگار ہو گا) لیکن استمنا ایسی سزا سے فتح جائے گا۔

صاحب روح البیان قدس سرہ کا فیصلہ

فقیر صاحب روح البیان قدس سرہ کہتا ہے کہ جو تسلیم شہوت پر مجبور ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ روزے رکھے اگر اس سے بھی شہوت کا جوش نہیں مرتا تو پھر ذکر (عضو) کو پھر مار کر بے کار بنا دے جیسے بعض صلحاء متقین نے کیا جب ان پر شہوت کا غلبہ ہوا، اس طرح سے زنا سے بچنا نصیب ہوگا۔ اگرچہ یہ ائمہ ظواہر کے خلاف ہے لیکن حق زیادہ مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے لیکن حق وہ ہے جو ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے یعنی روزہ رکھنا اگر کسی کا نفسِ شریرو قابو میں نہ آئے تو پھر ورع و تقویٰ کے قریب تر وہی ہے جو ہم نے عرض کیا۔

روحانی علاج از اویس غفرلہ

- ۱..... بچپن کسی نیک صالح انسان کی صحبت میں رہ کر اپنے مستقبل کو سوارنے کی نصائح و موعظ سے بھرہ ور رہیں۔ الحمد للہ فقیر کو بچپن میں والدگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تربیت کے ساتھ نیک رفقاء کے ساتھ مواقع میسر آئے جس کی وجہ سے فقیر کا مستقبل سنورا۔
- ۲..... سن شعور سے چڑھتی جوانی تک بالخصوص آئندہ عموماً جنسی تصورات و خیالات تصور تک مٹا دانا یہ کسی مردمولی کا کام ہے۔ ہمارے پیر و مرشد سیدنا محکم الدین سیرانی اویسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر ایسا مشکلم اور مضبوط تصور جھایا کہ عورت کے زمین پر قدم کے نشان سے بھی دور بھاگتے۔ آپ کو نکاح کا عرض کیا جاتا تو ایک عذر یہ بتاتے کہ اب فقیر میں منی نہیں ہے، اسکے دو معنی ہیں:
- (۱) منی، کا عرفی معنی یعنی تصورات و خیالات کو مٹا کر اب اس حال میں ہوں کہ منی جسم میں ہے ہی نہیں (۲) معنی یہ ہے کہ میں نے منی (میں ہونا) کو ایسا دبادیا ہے کہ اب میں نہیں ہوں..... اسی کو علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔
- خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے خدا تجھ سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے
- ۳..... بچپن سے روزے فرض نفل کی عادت بالخصوص جوانی میں صوم داؤ دی (ایک دن ناغہ کر کے) پر عمل جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔
- ۴..... ٹھنڈا کھانا مرغ ن اور لذیذ اخذ یہ سے دور رہنا، یا سادہ خوراک و سادہ پوشان۔
- ۵..... ان اولیاء صالحین کے واقعات پڑھتے رہنا جن میں اس طرح کی پڑھیزگاری کا بیان ہو۔

☆..... تبرکاً چند حکایات ملاحظہ ہوں ☆

جہانگیر کے زمانہ میں ایک دفعہ شاہی مستورات حضوری باغ میں تقریب کی تاریخ پر آئیں، حضوری باغ شاہی قلعے کے سامنے تھا اور ہر سال ایک تاریخ مقرر پر اس باغ میں رات کے وقت مستورات شاہی محلات سے آتیں اور سیر و تفریح کی صورت میں چند گھنٹوں بعد چلی جاتی تھیں۔ اسی باغ کے اندر ورنی جانب طلباء کے کمروں کی لائی تھی اس وقت طلباء اور دیگر ہر قسم کے مردوں کو باہر جانے کا حکم ہو گیا اور سب چلے گئے، معمول کے مطابق مستورات اندر آگئیں اور سیر و تفریح کیلئے باغ میں مقررہ وقت گزارا، تو بادشاہ کی لڑکی جونیک طینت اور صوفیانہ مزاج رکھتی تھی اس نے جب واپسی سے چند منٹ باقی تھے نماز کی نیت باندھ لی تاکہ کچھ نفل یہاں بھی پڑھ لوں۔

واپسی کی نوبت (نقارہ) نماز پڑھتے ہوئے نجگنی لیکن اسے معلوم نہ ہوا اور اس کی دو خاص خادمہ بھی یہ سمجھیں کہ شاید چلی گئی ہے اس خیال سے وہ بھی جلدی دوسری مستورات کے ساتھ نکل گئیں، نوبت بجتے ہی تمام طلباء اپنے اپنے کمروں میں آگئے اور گیٹ بند کر دیا گیا کیونکہ رات کو گیٹ بند رہتا تھا۔

لیکن لڑکی نماز سے فارغ ہو کر جب گیٹ پر پہنچی تو اسے بند پایا، بہت گھبرائی چونکہ سردی کا موسم تھا اور شاہی مزاج تھا، حیرانگی کے عالم میں ٹھہری ہوئی محفوظ چکہ کی تلاش میں پھر نے لگی، گیٹ کے قریب ایک کمرے میں ایک طالب علم مٹی کے دینے کی لو میں مطالعہ کر رہا تھا طالب علم اسے سردی سے کانپتا ہوا دیکھ کر سمجھ گیا کہ شاہی محلات کی کوئی حسین و جمیل لڑکی باہر رہ گئی ہے اور افطراب کے عالم میں ہے۔

(طالب علم) کتابوں والی پہنچی اور چراغ وغیرہ اٹھا کر باہر برآمدہ میں آگیا اور اشارہ سے لڑکی کو کہا کہ کمرہ تمہارے لئے خالی ہے اور درویشانہ بستر میں سردی سے امن حاصل کرو۔ لڑکی سردی کی وجہ سے فوراً اندر چلی گئی، طالب علم چراغ پر مطالعہ کر رہا تھا کہ دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہوا کہ ایک حسین و جمیل لڑکی تھی میں تیرے پاس موجود ہے کم از کم اس سے کوئی نہ کوئی بات چیت تو کر لے، لیکن دوسری طرف خوف خدا کے تحت یہ خیال آیا کہ اگر فعل شنیع کا ارتکاب ہو گیا تو اس کی سزا جہنم ہے اور جہنم کی آگ کون برداشت کرے گا۔

تو پھر دل میں سوچا کہ پہلے انگلی کو دینے پر رکھ کر اس پر آزمائش کر لی جائے اگر انگلی نے برداشت کر لیا تو پھر مزید کام کروں گا اس خیال سے اپنی انگلی دینے پر رکھی اور انگلی جلانے لگا، اندر سے لڑکی بھی یہ ماجرا دیکھ رہی تھی جب تمام انگلی جل گئی اور درد برداشت سے باہر ہو گیا تو دل میں کہنے لگا یہ عذاب برداشت نہیں ہو گا، لہذا بدکاری سے باز رہنا بہتر ہے، کچھ دیر آرام لیا تو پھر وہی وسوسہ دل میں پیدا ہوا پھر اس نے دوسری انگلی دینے پر جلا دی، پھر کچھ دیر کے بعد تیسری، چوتھی، پانچویں انگلی بھی جلا دی۔

گویا کہ اس نے موقع پانے کے باوجود بدکاری سے بچنے کیلئے ایک ایک کر کے اپنی انگلیاں جلانا شروع کر دیں۔

یہ تمام ماجرا لڑکی بھی دیکھتی رہی، اتنے میں تلاش کرنے والے آدمی بھی پہنچ گئے اور انہوں نے طالب علم سے شہزادی کے متعلق پوچھا تو اس نے اندر اشارہ کیا۔ انہوں نے لڑکی کو سر کے بالوں سے کپڑا کر دوٹھا نچے لگادیئے اور برا بھلا کہتے ہوئے نہایت بے دردی کے ساتھ گھر لے گئے۔

شاہی محلات میں کہرام بھی گیا کہ شہزادی طالب علم کے کمرے سے نکالی گئی ہے، جس کی وجہ سے والدہ نے بھی اسے گلنے نہ لگایا۔ صبح جب دربار سجا یا گیا تو سب سے پہلے یہ ماجرا جہانگیر کے سامنے پیش ہوا۔

جہانگیر نے لڑکی کو حکم دیا کہ اپنی سزا خود تجویز کرے۔ لڑکی نے جواب دیا، بتاؤ مجھے کس جرم کی سزا دیتے ہو، جرم ثابت کرو، پھر جو چاہو سزا دے دینا۔ بادشاہ نے کہا، ثبوت کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ تجھے ایسی حالت میں لا یا گیا ہے کہ ہر خاص و عام میں تیری بد کرداری کی شہرت ہو چکی ہے۔

شہزادی نے کہا، میں اپنی پاک دامتی عفت اور عصمت میں دو ثبوت پیش کر سکتی ہوں:-

اول..... میری دونوں خادماؤں سے پوچھئے کیا وہ مجھے نماز کی حالت میں چھوڑ کر گئی تھیں یا میں خود آنکھ بچا کر کہیں بھاگ گئی تھی
اگر انہوں نے مجھے اس حالت میں چھوڑا تو پھر میرا کیا قصور ہے؟

دوم..... اس طالب علم کا شیطانی حملہ سے بچنے کیلئے تمام انگلیوں کا جلا دینا میری اور اس کی پاک دامتی کا بین ثبوت ہے۔
لڑکی کے اس ثبوت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقلمند لڑکی بھی طالب علم کے انگلیاں جلانے والے معاملے کو سمجھ گئی تھی کہ وہ نفس پر قابو پانے کیلئے اپنے آپ کو اس مشقت میں ڈالے ہوئے تھا تاکہ وہ فعل شنیع سے بچ جائے۔

جب طالب علم کو شاہی دربار میں بلا کر انگلیاں جلانے کا حال پوچھا گیا تو طالب علم نے تمام واقعات بیچ بیان کر دیئے اور شہزادی کی پاک دامتی روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی، ان کی ایمانداری پر آفرین کہتے ہوئے بادشاہ نے انہیں معاف کر دیا۔

(سبحان اللہ! ایسے طلباء اور نیک طینت لڑکیاں اس وقت بھی موجود تھیں۔)

فائدہ..... یہ حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دارالعلوم کا ایک طالب علم تھا۔ وہ اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری سے اس فعل بد سے بچ گیا اور سعادت ابدی و جنت و جنان کے مزے پا گیا۔

ایک عورت اس پر فریفہ ہو گئی اسے گھر بلاؤ کر زنا کے ارتکاب کا کہا۔ طالب علم نے کہا، بیت الخلاء ہواؤں، وہاں جا کر اپنے تمام جسم سے گندگی آلو دکر کے باہر آیا تو عورت کو نفرت کو نفرت ہوئی اسے گھر سے بھاگ جانے کا کہا، وہ طالب علم باہر چلا گیا اور گندگی سے پاک و صاف ہو کر مدرسے میں واپس لوٹا۔

حضور بابا فرید الدین گنج شکو قدس سرہ

مشہور ہے کہ آپ کے حسن و جمال پر ایک عورت فریفہ ہو گئی، ایک دفعہ اس عورت نے اپنا ارادہ ظاہر کیا، آپ نے فرمایا کہ میرے میں کوئی خوبی پر دیوانی ہے، کہا آپ کی آنکھ مبتانی ہے، آپ نے چاقو وغیرہ سے آنکھ نکال کر اسے دے دی اور آنکھ پر پٹی باندھ دی۔ رات کو مرشد کریم قدس سرہ کو مٹھیاں بھر رہے تھے، آپ نے پوچھا، آنکھ کو کیا ہوا؟ عرض کیا آئی ہے (یعنی مرض آشوب چشم سے متاثر ہے) مرشد کریم نے فرمایا، ماجرا کیا ہے؟ تفصیل سنائی، مرشد نے فرمایا، آنکھ آئی تو سو آئی ہے۔ اس ارشاد سے وہ آنکھ دوسری آنکھ سے ذرا بڑی اور خوب ہے۔ سناء ہے آج تک آپ کی اولاد کا یہی حال ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

یہ مرض فتح دراصل مرض نہیں بلکہ عادت فتح ہے۔ اسے عام طور پر لوگ جلت کہتے ہیں۔ صرف ہندوستان، ہی نہیں بلکہ یورپ کے دیسos میں بھی یہ فعل فتح مرонج ہے۔ یورپ والے اس مرض جلت کو اونے نیزم اور میسٹر پیش کے نام سے موسم کئے ہوئے ہیں۔ اس فعل بد کا مرتكب سب سے پہلا ایک جبشی شخص تھا جس کا نام Oney تھا۔ یہ فعل فتح اس کی اختراع و ایجاد ہوا، اس کے بعد یہ عادت آہستہ آہستہ تمام دنیا کے گوشوں میں پھیل گئی۔ اس فعل بد کا مرتكب زیادہ تر نوجوان ہوا کرتا ہے۔ غیر شادی شدہ نوجوان، عین عالم عنقاوں میں جب شہوت سے مغلوب ہو جاتا ہے اور ایستادگی اسے قطعی بے چین کر دیتی ہے تو پھر وہ مجبوراً آہستہ آہستہ اس عادت بد کا مرتكب ہو جاتا ہے اور پھر دن میں کئی بار اس فعل کا عادی ہو جاتا ہے اور یہ علت پھر تو زندگی بھر کی ساتھی ہو جاتی ہے۔ ایسے نوجوان چند سالوں کے بعد قطعی ناکارہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ آنکھیں اندر کو ہنس جاتی ہے۔ چہرہ بے رونق اور سُخنا ہوا دھائی دینے لگتا ہے۔ زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں اور شادی کے نام سے بھاگتے ہیں۔ اگر زبردستی ایسے لوگوں کی شادی کر بھی دی جائے تو بیچاری غریب لڑکی عمر بھرا پنی بد نصیبی پر آنسو بھایا کرتی ہے۔ چونکہ اس فعل بد کے مرتكب کی ہاتھوں کی رگڑ سے عضو تناسل کی تمام رگیں مردہ ہو کر ابھر آتی ہیں اور عضو مختصر اور پتلہ ہو کر رہ جاتا ہے، جڑ کے پاس قضیب سوکھ کر رہ جاتا ہے اور قضیب کی دورگیں ڈورسل آرٹری اور ڈورسل وین جنمیں نیلے اور سرخ رنگ کی رگیں کہتے ہیں، جن کے انتشار اور ہیجان اور روح و رتع پیدا کرنے سے عضو میں سختی اور موٹائی پیدا ہوتی ہے۔ یہ دونوں رگیں مردہ ہو کر ابھر آتی ہیں، جس سے ان کے افعال بھی خراب ہو کر رہ جاتے ہیں اور قضیب کی تندی، تیزی اور ایستادگی نیزم موٹائی اور فربہ نیست و نابود ہو جاتی ہے اور ایسے نوجوان عین عالم شباب میں ہی متباہ شباب لانا بیٹھے ہیں اور حسرت ویاس کی زندہ جیتی جاگتی تصویر بن کر رہ جاتے ہیں، بلکہ مادر گیتی پر یہ جیتا جا گتا پلندہ ایک گندہ بوجھ بن کر رہ جاتا ہے۔

تجربہ شاہد ہے کہ بعض کی عمر چالیس سال تک پہنچ چکی ہوتی ہے مگر افسوس اس عمر میں بھی اعادہ فعل بد کر تے ہیں اور فعل بد کے مرتكب ہو کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ عادت اب چھوٹ نہیں سکتی۔ ان کی شادیاں ہوئیں یویاں گھر میں موجود، مگر پھر بھی یہ مرد اس فعل فتح کے مرتكب ہوتے ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ایک ماہ تک کوئی مسلسل کوئی نوجوان اس فعل کا عادی ہو جائے تو پھر زندگی بھر اس سے یہ عادت نہیں چھوٹ سکتی۔ اس بری عادت میں وہی نوجوان گرفتار ہوتے ہیں جو بالعموم مخرب اخلاق بیہودہ قسم کے گریاں لٹریچرس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو جنسی ترغیب دلانے والے نخش لٹریچرس زیادہ تر اس گناہ کے ذمہ دار ہیں۔ صرف ہندوستانی زبانوں میں ہی نہیں بلکہ سینکڑوں غیر ملکی نخش لٹریچرس بھی جرمنی اور انگلش زبانوں میں غیر ملکوں سے شائع ہوتے رہتے ہیں جنمیں پڑھ پڑھ کر نیک اور شرمیلے نوجوان بھی اس طرح کے فعل فتح اور عادت بد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

غیر ممالک میں مشہور تر غیب جنسی کی کتب فرانس سے شائع ہوا کرتی ہیں جنہیں پڑھ کر انسان حیرت زده ہو کر رہ جاتا ہے یہی نہیں بلکہ شادی شدہ اشخاص بھی مرض نامردی میں بسا اوقات انہی فعل بد کی رہنمائی میں اپنی زندگی کا ماحول تبدیل کر دیتے ہیں اور آخر کار ان کی زندگیاں تیرہ و تاریک ہو کر رہ جاتی ہیں اور ایسے مردوں کی ستم ظریفیوں سے غریب بے زبان عورتیں بھی طرح طرح کے امراض رحم میں گرفتار ہو کر جلد اور قبل از وقت موت کے سنگلاخ پنجوں میں جکڑ جایا کرتی ہیں۔

میرے تجربات شاہد ہیں کہ میں نے ایسے بہت سے کیس دیکھے ہیں کہ مرد بازاری عورتوں سے سستے داموں مرض سوزاک خرید کر سانپ کی مانند اپنی بیوی کو بھی ڈس لیا کرتا ہے، جس سے غریب عورت مرض سیلان الرحم جیسے موزی مرض کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ مرد سے سوزاک کے جراشیم عورت کے رحم میں منتقل ہو جایا کرتے ہیں اور اس طرح مردوں کی پیشافتہ کی نالی کو چاث چاث کر اس میں زخم اور فرج ڈالتے رہا کرتے ہیں۔ اسی طرح غریب عفت آب عورتیں اس لعنت زده مرض کا شکار ہو جایا کرتی ہیں اور غفلت کے باعث رفتہ رفتہ یہ عورتیں سیلان الرحم میں گرفتار ہو کر اپنی جوانی ختم کر دیتی ہیں۔

پروفیسر فلینگ اور پروفیسر براؤن نے 90 فیصدی سیلان الرحم کی مرضیضاوں کو مرض سوزاک کا باعث قرار دے رکھا ہے یعنی جس سے رحم میں سوزاک کے جراشیم بیسی لیس گونوکوس (جو زیادہ تر عیاش) بلکہ 100 فیصد عیاش مزاج مردوں کے باعث داخل رحم ہو جایا کرتے ہیں۔ وہ آخر میں مرض سیلان الرحم میں بنتا ہو جایا کرتی ہیں۔ دیکھا آپ نے یہ ہے عیاش مردوں کی ستم ظریفیاں عزت آب مظلوم عورتوں کے ساتھ میں۔

ہاں اور یہ امر بھی مسلم الثبوت ہے کہ بعض پرہیزگار مردوں کی بیویاں بھی اس موزی مرض سیلان الرحم میں بنتا ہو جایا کرتی ہیں یہ کیوں؟ یہ صرف اس لئے کہ ان عورتوں کے رحم کے عضلات کمزوری اعصاب کے باعث ڈھیلے ہو جایا کرتے ہیں اور کیستہ المني ڈھیلی ہو جاتی ہے جس سے انہیں سیلان منی یا سیلان الرحم کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔

مرض جلق میں زیادہ تر وہ نوجوان بنتا ہو جاتے ہیں جو عنفوانِ شباب میں پہلا قدم رکھتے ہیں، تھائی اور یکسوئی بھی اس فعل بد کی طرف اکساتی ہے نیز جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ مغرب اخلاق عشقیہ ناول یا گندہ نخش قسم کے عریاں لٹرچپرس وغیرہ اس عادت بد کے بانی ہوا کرتے ہیں اور آج کل تو اس قسم کی خرابیوں کو پروان چڑھانے کیلئے درجنوں طریقے گھر بیٹھے تربیتی کورس جاری ہیں، بے غیرت مرد عورتیں ہر آن ہر لحظہ فاشی و عریانی اور شہوت خیز باتیں سیکھ رہے ہیں۔ پھر ماں، بہن، بہو، بیٹی تک کو اپنی ہوں کا نشان بنانے میں دربغ نہیں کرتے (العیاذ بالله)۔ تفصیل دیکھئے فقیر کار سالہ ڈش کیبل کی تباہ کاریاں وغیرہ۔

جلق کی خرابی اور اس کا علاج

جلق کا عادی با وجود اپنے مال کو ضائع کرنے کے بعد صحت جیسی نعمت سے محروم رہتا ہے اور جب کسی طبیب کے پاس جاتا ہے تو چہرہ زرد سر جھکائے شرم کے مارے آنکھیں نیچے کئے بات کرتا ہے اگر کوئی بات پوچھو تو شرما تا ہے، بہت سے سوال و جواب کے بعد ادھر ادھر کی فضول باتیں بتا کر مشکل سے اصل مطلب کی بات کرتا ہے۔ جو نوجوان اپنی جوانی کا آخر وقت تک لطف حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں غیر فطری افعال جلق سے، اغلام سے، کثرت جماع سے پرہیز کرنا چاہئے، اگر خدا نخواستہ نادانی سے کسی غیر فطری فعل کے نتیجہ میں کسی مرض کا شکار ہو چکے ہیں تو انہیں تباہ کرنے والی شرم کو بالائے طاق رکھ کر کسی لاکٹ طبیب سے مشورہ کرنا چاہئے ورنہ حالات زیادہ بگڑ جانے پر مرض کو لا علاج بنایں گے۔ جس سے نجات ناممکن ہو گی موجودہ زمانہ میں کسی اخبار یا رسالہ کو دیکھو، انہیں امراض کا ذکر ہوتا ہے جو اس بات کی ضمانت ہے کہ مردانہ امراض جس قدراں زمانہ میں عام ہیں پہلے کبھی نہ تھے۔ ان امراض کا بالکل سدا باب نہ ہونے کی وجہ سے صرف یہی ہے کہ نہ تو مریض مستقل علاج کرتا ہے اور نہ ہی طبیب صحیح طریق پر علاج کرتے ہیں۔ مریض چاہتا ہے کہ صرف دو تین دن میں ہی اُسے صحت جیسی بے بہادر ولت مل جائے اس لئے کبھی کسی طبیب سے کبھی کسی طبیب سے علاج کر اکراپنے مرض کو اور مضبوط کر لیتا ہے جس سے چھکارانا ناممکن ہو جاتا ہے۔

أصول علاج

ایسے مریضوں میں جو اپنے جوہر کو اپنے ہاتھوں ضائع کر کے مختلف امراض کا شکار ہو چکے ہوں نہایت احتیاط سے مریض کی حالت کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔ بعض طبیب مریض سے ضعف باہ کا نام سنتے ہی فوراً مقوی و محرك ادویات دے دیتے ہیں جن سے ایک دفعہ تقدیرے فائدہ ہو جاتا ہے لیکن مستقل فائدہ نہیں ہوتا بلکہ یہاں کیک جوش سے جو محرك ادویہ سے پیدا ہوتا ہے ایک گونہ نقصان ہوتا ہے اور ضعف باہ کی دیگر حالتوں میں جن میں ساتھ جریان اور احتلام ہو مرض کو بگاڑ دیتا ہے۔ ان امراض میں ایسی ادویہ استعمال ہونی چاہیں جو موجودہ عوارض کو دور کریں اور تلائی مافات بھی کریں یعنی اجتماع خون جو ناجائز یا غدہ قدامیہ میں بار بار کے امتلاء دم سے ہو چکا ہے اور ذکاوتِ حس کا باعث ہے اس کو تخلیل کر کے دور کرے اور اس جوہر کو جس کی کمی سے اعضائے رئیسہ خصوصاً ماغِ حرام مغز جو اعصاب کے مرکز ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں ان کی افزائش کرے۔ منی بھی ایک ایسا جوہر ہے جس سے جوانی قائم ہے یہ بھلی کا سا اثر رکھتی ہے جس کی موجودگی سے بدن میں چستی اور طاقت کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں جس قدر یہ جوہر بدن میں زیادہ ہو گا اسی قدر طاقت اور سرور پیدا ہو گا اور امراض دور ہوں گے۔ کیونکہ تمام اعضاء کافی خوراک ملنے سے طاقتور ہوں گے۔ طبیعت کو جوہر ایک مرض کو دور کرنے کیلئے خود بخود کوشش ہے کافی مدد ملے گی کیونکہ اس کی فوج جس کی مدد سے اس کو مقابلہ کرنا ہے یعنی خون بڑھ جائے گا اور امراض کا خاطر خواہ مقابلہ کر سکے گا۔ پس ایسی ادویہ جو اس جوہر کو اور

خون کو زیادہ مقدار میں پیدا کر سکیں مفید ہو سکتی ہیں۔ خون بڑھنے سے طبیعت کی فوج میں اضافہ ہو گا اور جو ہر کی مثال فوج کی ورزش کم جھلک جس سے فوج طاقتور اپنے دشمن یعنی مرض کو اپنے ملک یعنی جسم سے نکال دے گی اور ملک یعنی جسم میں امن قائم ہو جائیگا۔ ہم نے اس غرض کو پورا کرنے کیلئے بہت سے امراض زنانہ و مردانہ پر تجربات کئے ہیں۔ مثال کے طور پر سیلان الرحم، وقایت حیض، کثرت حیض، بانجھ پن، اولاد پیدا نہ ہونا یا زیادہ پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہونا یا اولاد کا پیدا ہونا روک دینا، یا کچھ عرصہ کیلئے روکنا یا لڑکیاں پیدا ہونا یا جھوٹا حمل ہونا۔ جریان، احتلام، ذکاوت حس، نامردی، سوزاک یا آتشک اور عورت کے پستان سخت کرنا، اندام نہانی کو سخت کرنا، وقتی امساک پیدا کرنا وغیرہ۔

صحت ہزار فعمت

- (۱) صحت جیسی نعمت وہ حاصل کر سکتا ہے جو کہ بخیل اور بخیل دل نہ ہو۔ صحت کی قدر جانتا ہوا اور اس کو بھی اعتدال پر رکھنے کا شائق ہو..... (۲) مخدروں مسکر چیزوں مثلاً افیون چرس سے پرہیز کرنا ضروری ہے..... (۳) طب کے قانون سے خود واقف ہو یا کسی طبیب کے مشورہ پر عمل کرتا ہو (۴) مستقل مزاج اور اپنے اندر عادات خواہشات کے دبانے کی پیدا کریں (۵) کثرت جماع اور غیر فطری افعال سے بچیں کیونکہ جس چیز کو تم موهومی لذت پر قربان کرتے ہو وہی بہار جوانی ہے اور چرا غ زندگی اسی سے روشن ہے (۶) رات کو جلدی سونا اور صبح کو جلدی بیدار ہونا صحت کی نشانی ہے (۷) بیس سال سے کم عمر میں ہرگز جماع نہ کریں، اس سے وہ حرارت جو جو ہر جوانی قائم ہے زائل ہو جائے گی (رات کو عورت کے ساتھ مت سونا ورنہ ضعف باہ بے حصی بے رغبتی پیدا ہو جائیگی) (۸) خوراک میں باقاعدگی اختیار کریں، بلکی غذا اور بہتری ترکاری، تازہ پھل، دودھ، مکھن کا استعمال رکھیں (۹) دل میں گندے خیالات کو جگہ نہ دیں، جسم نفسانیت کی بد عادات کا مرتكب نہ ہو (۱۰) اپنی قسم پر شاکر رہیں اور ہر وقت فکر و رنج میں گھلتے رہنائی بی (تپ دق) کی نشانی ہے (۱۱) ایک خاص مقرر وقت ہنسو مسکراو۔ وقت پر کھانا، وقت پر سونا، پرہیز گار بنو، ازدواجی زندگی میں اعتدال سے تجاوز نہ کرو کبھی بیمار نہ ہو گے، ہمیشہ کھانا بھوک سے کم کھاؤ۔

نوجوانوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ جب قدرت نے جماعت اور منی کے اخراج میں ایک خاص لذت پیدا کر کر ہے تو پھر اس فعل سے اس قدر کیوں ڈرایا جاتا ہے اور اس فعل کو ادا کرنے پر مختلف امراض کیوں لاحق ہو سکتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جنسی تعلقات ایک ایسی چیز ہیں اور انسان کی روح اس بات کی خواہشمند ہے کہ اسے ایسا رفیق مل جائے جس سے وہ اظہارِ محبت کر سکے اس واسطے ہر ایک انسان محبت کا محتاج ہے اور مرد عورت کی اور عورت مرد کی محبت چاہتی ہے اس لئے نرم و مادہ کا جفت ہونا ایک طبعی فعل ہے تاکہ وہ اپنی نوع کو قائم رکھ سکیں چنانچہ مشاہدہ نہیں بتاتا ہے کہ ہر ایک حیوان جب جوانی کو پہنچتا ہے تو اپنی ماڈہ سے بقاء نوع کیلئے تناслی کیفیت سے مستفید ہو کر آئندہ نسل کو بڑھانے کا ذمہ دار ہوتا ہے، اسی طرح انسان کا اپنے جوڑے سے جفت ہونا بھی ایک قدرتی فعل ہے۔ جس طرح کھانا، پینا، سونا، جاگنا طبعی فعل ہے، اسی طرح جماعت بھی ایک طبعی فعل ہے جس طرح سونے جانے کھانے پینے میں بے اعتدالی انسان کو مرکزِ صحت سے گرا کر میریض بنادیتی ہے اسی طرح جماعت کی زیادتی یا کمی بھی انسان کو مرکزِ صحت سے گرا کر مختلف امراض کا شکار بنادیتی ہے۔

انسان کو اپنی زندگی کیلئے ایسا طریق اختیار کرنا چاہئے کہ صحت اور تندرستی کے ساتھ دنیاوی لذات سے لطف حاصل کرے۔ جماعت اسلئے نہیں کہ صرف اس سے لذت ہی حاصل کرے بلکہ اسلئے کہ اس سے بقاء نوع قائم رہے، انسان اگر جماعت کو چھوڑ دے تو نوع انسان کا خاتمه ہو جائے، قدرت کا کوئی فعل عبث و بیکار نہیں ہے، ہر فعل کا کوئی نہ کوئی سبب ہے اور ہر ایک عضو کے ساتھ کوئی نہ کوئی فعل وابستہ ہے اور اعضا کے تناصل کا فعل بھی ایک مخصوص حیثیت رکھتا ہے جو کہ عبث نہیں، اگر کسی عضو سے اس کا طبعی فعل نہ لیا جائے تو وہ ضرور بیکار ہو جاتا ہے لیکن اگر اس کے فعل میں زیادتی کی جائے تب بھی وہ ناکارہ ہو جائے گا اس لئے انسان کو اپنے تمام اعضاء سے اعتدال سے کام لینا چاہئے، پس فعل جماعت کا حد اعتدال پر ہونا کوئی نقصان وہ نہیں اور اس فعل کا بالکل ہی چھوڑ دینا بھی خطرے سے خالی نہیں کیونکہ جب قدرت نے ایک فعل کو انسان کے سپرد کیا ہے تو اس کا سرانجام نہ دینا بھی قدرت کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ جماعت سے پرہیز کرنا یا کسی مجبوری کی وجہ سے عرصہ دراز تک جماعت نہ کرنا تا مردی کا موجب ہو جاتا ہے کیونکہ ایسی حالت میں اعضاء اپنے افعال کو بھول جاتے ہیں اور اعضا میں پیدا کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور عضو کافی غذا حاصل نہ کر سکنے کے سبب کوتاہ اور لا غرہ جاتا ہے اور حکیم زمانہ بقراط کا قول ہے کہ کسی عضو سے اعتدال سے کام اس کو فربہ اور طاقتور کرنا ہے اور اسکی بیکاری لاغری و سستی پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ پہلے تو مجرد کی طبیعت سلماند پرمردہ بدن بوجمل ہو گا اور مختلف امراض کی آماجگاہ بن جائے گا۔

قدرت نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے یعنی ایک نر اور ایک مادہ، قدرت کا اس فعل سے مدعایہ ہے کہ سلسلہ حیات اور نظام عالم کو قائم رکھا جائے۔ قدرت کی مخلوق توبے انہا ہے اور ہر ایک ذی حیات کے اندر مجامعت کی خواہش ہے خواہ ان کے جنسی تعلقات کسی رنگ میں کیوں نہ ہوں۔ مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ سلسلہ حیات کو قائم رکھنے کیلئے تناصل کا طریق بہت ضروری ہے اور وہ آہ تناصل پر موقوف ہے اگر وہ بیکار ہو جائے تو تناصل کا سلسلہ کیسے جاری ہو سکے گا؟

قوت جوانی کے اعضاء کی تفصیل

جسے جوانی حیوانی کہتے ہیں وہ چند اعضاء کی قوت و طاقت کا نام ہے اگر انسان ان پر کنٹرول کرے تو بوڑھا ہے تو نوجوان ہے اگر ان پر کنٹرول نہیں تو نوجوان ہے تو بوڑھا ہے۔ یاد رہے انسان کی مردانہ، زنانہ قوتیں خاص اس غرض کیلئے بنائی گئی ہیں کہ انسان اپنے بعد قائم مقام چھوڑے یعنی صحیح اور تند رست اولاد پیدا کرے۔ مولود کی صحت تند رستی، تعلیم و اخلاق، معاشرت تمدن وغیرہ کا والدین ذمہ دار ہیں، جس جوڑے کی عام صحت اچھی ہو گی انکی خاص قوتیں اپنی اصلی حالت پر ہوں گی۔ یعنی اعضاء تناصل میں کوئی بگاڑ نہ ہو گا۔ منی اپنی طبیعی صورت پر ہو گی، اس جوڑے کی اولاد تند رست صحیح الجسم اور اچھی صورت والی ہو گی اور عمر طبیعی حاصل کرے گی۔ برخلاف اس کے جس جوڑے کے اعضاء تناصل میں نقص ہوں گے اور ان کی صحت اچھی نہ ہو گی ان کی اولاد کبھی اچھی صحت والی اور تند رست صحیح الجسم اور طبیعی عمر پانے والی نہیں ہو گی۔ ملک کی بحث سے پاکستان میں ایسے افعال ذمیہ بکثرت شروع ہو گئے ہیں جو مردانہ، زنانہ قوتیں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ ملک کے نوجوانوں میں ایک فیصدی شاید ایسا شخص مل سکے گا جو ان افعال سے بچا ہوا ہو، ورنہ بارہ تیرہ سال کے ہوئے اور جلوگانا شروع کر دیا۔ افلام کی مشق شروع کر دی۔ مشکل سے اگر کوئی ان افعال ذمیہ سے نجی گیا۔ تو جوان ہونے پر کثرت مباشرت کا شکار اور دلدادہ ہو گیا۔ اسکا پیدا کرنے والی ادویات کا استعمال شروع ہوا، اس سے مردانہ قوتیں میں بگاڑ ہونے کے علاوہ ان کی عام صحت بھی خراب ہو جاتی ہے اور زندہ درگور کے مصدق ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں میں بھی بعض اس قسم کے ناجائز افعال جاری ہو گئے ہیں، جو انکی خاص قوتیں اور خاص اعضاء تناصل میں بگاڑ اور خراب و بر باد کرنے کے علاوہ انکی خاص صحت جسمانی پر بہت برا اثر ڈالتے ہیں۔ پس جس جوڑے کی عام صحت خراب اور بر باد ہو چکنے کے علاوہ مخصوصہ قوتیں میں بھی نقص و بگاڑ ہو گئے ہوں، ان کے ملáp سے جو اولاد پیدا ہو گی وہ کبھی عمر طبیعی حاصل نہیں کرے گی اور ان کی صحت کبھی عمدہ اور اچھی نہیں رہ سکتی۔ طب اور متعلقین طب کا فرض ہے کہ وہ ان بر باد کرنے والے افعال ذمیہ کی بخش کرنی کرے اور اپنے ملکی بھائیوں کو ان سے نجات دلائے اور ان کی صحت و تند رستی اور عمر کو بہترین بنانے کی کوشش کرے۔ میرے خیال میں یہ امر دو طرح کی کوششوں سے سرانجام پاسکتا ہے۔

۱.....نوجوانوں کو ان افعال قبیحہ کے مضرات سے آگاہ کرنا اور جو بتلا ہو گئے ہیں ان کو باز رکھنے کی کوشش کرنا۔

۲.....جو لوگ ان افعال ذمیہ کے مرتے اثرات سے متاثر ہو چکے ہیں اور صحت کو بگاڑ بیٹھنے ہیں ان کی اصلاح کی کوشش کرنا اور اثرات سے آگاہ ہوں اور آئندہ ہماری آنے والی نسلیں محفوظ اور عمر طبعی حاصل کر سکیں۔ مجھے اس بات کا نہایت افسوس ہے کہ حکومت نے ایسے ضروری امر کی طرف توجہ نہیں دی۔ حالانکہ پلیگ اور ملیریا اور دیگر ایسی متعدد امراض سل دق وغیرہ پر لاکھوں روپیے بے نتیجہ طور پر خرچ کر رہی ہے اور ڈاکٹر لوگ طرح طرح کی بے اصول اور مضبوطہ خیز باتیں سنائے کہ پلیگ کا بہت ساروپیہ برباد کر رہے ہیں اور اس امر کیلئے جو طاعون اور ملیریا اور وہ ایسی امراض سے زیادہ خطرناک اور مہلک ہے۔ ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا جاتا۔

امر دوم پر اس وقت تک کافی توجہ نہیں ہوئی۔ اطباء ڈاکٹر اس امر پر کافی توجہ مندوں کریں اور اپنے صحیح اور مکمل تجربات سے عوام کو آگاہ کریں تاکہ ہمارے ملک سے یہ بلا دور ہو۔ جو اصحاب ان باتوں میں کافی مہارت اور تجربہ رکھتے ہیں۔ ان کو ضرور اپنی رائے اور تجربے سے مستفیض کرنا چاہئے۔ لہذا مناسب ہے کہ میں خود اس معاملہ میں پہلے کچھ لکھوں۔ چنانچہ جس قدر معلومات مجھے اس امر میں ہیں، ناظرین کی خدمت میں مختصر اعرض کرتا ہوں۔

قیمتی معلومات

بقول اطباء انسان کی تمام مردانہ قوتوں، مردانہ خاص اعضاء اور ان کی ترکیب و ترتیب کا مشا یہ ہے کہ وہ منی تیار کریں۔ اور قابل اولاد بنادے، اور عورت کے عضو خصوص رحم تک پہنچاویں۔ اور عورت کی زنانہ خاص قوتوں اور زنانہ خاص اعضاء اور ان کی ترکیب و ترتیب کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ مرد کی منی کو رحم تک پہنچنے کا موقعہ دیں اور جب وہ رحم میں پہنچ جائے تو اس کی حفاظت و پروردش کریں۔ اور وقت معینہ پر بچہ پیدا کریں۔ مجھے چونکہ صرف مردانہ قوتوں کے متعلق اور ان میں ہونے والے امراض کی بابت کچھ لکھنا ہے اس لئے صرف امراض مخصوصہ مرداں کا ہی ذکر کروں گا۔ قبل ازیں کہ ان امور کا بیان کروں ضروری ہے کہ سب سے پہلے مردانہ خاص اعضاء اور ان کی خاص کیفیتوں کے متعلق کچھ تشریح کروں، جس سے وہ تمام امور بخوبی سمجھ میں آسکیں جن کا ذکر میں اپنے اس مضمون میں کروں گا۔

مردانہ خاص اعضاء و حصور میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ (۱) اعضاء محصلہ منی جو کہ منی کو حاصل کرتے ہیں یا تیار کرتے ہیں۔ (۲) اعضاء ناقلة المني جو کہ منی کو مقام مخصوص میں منتقل کرتے ہیں۔ اعضاء محصلہ المني میں سب سے اول نمبر خصیتین کا ہے۔ جو خون سے مناسب اجزاء لے کر منی بناتے ہیں۔ منی تیار ہونے کے بعد وہ حشۃ ناقلة المني کے راستے خزانہ منی میں آ جاتی ہے اور وہاں محفوظ رہتی ہے، جب تک اس کے اخراج کی صورت پیدا نہ ہو جائے۔ جس وقت اس کے اخراج کے اسباب پیدا ہوتے ہیں اس وقت منی خزانہ منی سے نکل کر دونالیوں کے ذریعہ جنہیں قاتات دافعہ کہا جاتا ہے، غدہ قدامیہ سے گزر کر احلیل میں آ جاتی ہے اور اعضاء ناقلة المني یعنی قضیب اس کو مناسب یا غیر مناسب جگہ گردانتا ہے۔

خصیتیں

یہ دو غدوی اجسام ہیں، جو تین غلافوں اور ایک کیسہ میں محفوظ یعنی لپٹے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کا اندازہ قریباً کبوتر کے انڈے کے برابر ہے مگر دونوں طرف سے دبیز طول تقریباً ۱۱/۲ انچ اور عرض ایک انچ سوا انچ کے قریب، وزن تولہ ڈیڑھ تولہ تک ہوتا ہے۔ خصیہ میں باریک باریک نالیاں ہوتی ہیں جن میں اجزا منی گردش کرتے کرتے منی بنتے ہیں۔ ان نالیوں کے سوراخ باریک بال جیسے اور طول تین بالشت تک ہوتا ہے، حقیقت میں بھی نالیاں بیچ در بیچ ہو کر خصیہ کی شکل بنتی ہیں۔ اگر ان کو ایک دوسرے سے جوڑا جائے تو کہا جاتا ہے کہ اس کا دو میل تک طول ہو جاتا ہے۔ ان کا پہلا غلاف ایک ربانی جھلکی ہے جس کا سفید نیلگوں رنگ ہے جس کو غشاء ابیض یعنی سفید جھلکی بولتے ہیں۔ یہ جھلکی بہت مضبوط اور ۱۴/۲ انچ موٹی ہوتی ہے۔ سب سے اوپر ایک کیسہ ہے جس کو صفن کہتے ہیں۔ مواد منی خاص رگوں کے ذریعہ قدیم تحقیقات کے مطابق جب ان میں آتے ہیں تو وہ خصیوں کی باریک نالیوں میں آ کر گردش کھاتے ہیں اور سفید ہو جاتے ہیں۔ جدید تحقیقات میں خصیہ کی جاذب غدووں کے ذریعہ اجزا منی جذب ہو کر نالیوں میں گردش کھاتے اور پختگی اور سفیدی حاصل کرتے ہیں۔ خصیوں کے گردونواح باریک رگوں کا ایک بہت بڑا جال ہے جس کے ذریعہ مواد منی کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ برغ نالی جو کہ طول میں دس گز کے قریب بیچ در بیچ قریباً تین چار انگشت جگہ گھیرتی ہے خصیوں کی باریک نالیاں جو کہ منی کو تیار یا جذب کرتی ہیں۔ منی کو تیار کر کے اس بڑی نالی میں پہنچاتی رہتی ہیں اور کچھ عرصہ کیلئے منی اس نالی میں رہ کر مزید پختگی حاصل کرتی ہے۔

یہ یاکنی نالی برغ کے انتہا سے شروع ہو کر خصیہ کے اعصاب اور رگوں کے ساتھ ہوتی ہوئی باہم ایک غلاف میں پہنچ جائے گی جسکے پہنچتی ہوئی پیٹ میں داخل ہو جاتی ہے اور پھر معاً تقسیم اور مثانہ کے درمیان سے گزرتی ہوئی منی کے خزانہ تک پہنچتی ہے فعل اس کا صرف خصیوں سے منی بذریعہ نالی برغ لیکر خزانہ منی تک پہنچانا ہے۔

کیسہ المني یا خزاین المني

یہ دونہ زانے معاً مستقیم کے آخری حصہ اور مثانہ کی سفلی سطح کے درمیان پائے جاتے ہیں، ان کی دیواریں تین طبقوں سے بنی ہوئی ہیں۔ بیرونی طبقہ شبکہ درا جھلی کا اندر ورنی غشا مخاطیہ کا اور درمیانی لمحی ریشوں پر مشتمل ہے، درمیانی طبقہ لچکدار زردر گک کا ہوتا ہے۔ غشا مخاطیہ کا رنگ پھیکا اور اس کے اوپر طول میں باریک باریک شکن ہوتے ہیں۔ تھیلی دار حصہ میں یہ اوپنجی اوپنجی لکیریں بکثرت موجود ہیں۔ منی اس میں اس وقت تک موجود رہتی ہے جب تک اس کے خارج ہونے کا کوئی سبب پیدا نہ ہو۔

قнатات دافعہ

یہ دونالیاں خزانہ ہائے منی سے نکل کر عضو کی جڑ کے قریب غدہ قدامیہ سے پہلے باہم مل جاتی ہیں اور غدہ قدامیہ سے گزرتے ہوئے احلیل میں داخل ہو جاتی ہیں۔ فعل جب کوئی تحریک ہو کر منی ادعیہ منی سے نکل کر جدا ہوتی ہیں تو قنات دافعہ اس کو احلیل میں پہنچادیتی ہیں۔

غدہ قدامیہ

یہ ایک غدوی جسم ہے جو کہ احلیل کے ایک حصہ اور مثانہ کے اگلے سرے کو گھیرے ہوئے ہے۔ قنات دافعہ باہم مل کر اس میں سے گزر کر احلیل میں داخل ہوتے ہیں یہ غدو 11/2 انچ لمبی ایک انچ چوڑی پون انچ موٹی ہوتی ہے اسکی اوپر کی سطح کسی قدر فراخ ہے عضو کے انتشار کے وقت اس سے رطوبت نکل کر احلیل کو ترکتی ہے۔ یہ رطوبت محبت آمیز باتوں اور شوق کے وقت ترشیح پاتی ہے۔ اس کا فائدہ صرف احلیل کو ترکرنا اور راستہ منی کر نرم اور ملامم کرنا ہے۔

عضو ناقلة المني يعني قضيب (آکہ ناسل)

یہ چند اجزاء مركب ہیں۔ شرائی سرخ رنگ کی چندر گیس اور وہ سیاہ رنگ کی رگیں، پٹھے عضلات، پردے غشا نیں، محملیں، اجسام مغرب، جسم اسٹنجی، احلیل وغیرہ۔ یہ جسم تین حصوں پر منقسم ہے۔ سر یعنی حشفہ، جڑ، جسم۔

جسم جڑ سے حشفہ تک تمام جسم، اجسام مغرب اور جسم اسٹنجی سے مركب ہے، اجسام مغرب عضو کے نیچے اور اوپر ہیں، جسم اسٹنجی عضو کے درمیان نچلی طرف جس میں احلیل کا سوراخ ہے اور اسکی درمیانی اور بیرونی جگہ کو سیون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اجسام مغرب عضو کی جڑ کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ لیکن جب اس سے آگے بڑھتے ہیں تو باہم قریب قریب ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ حشفہ کے شروع سے کسی قدر پہلے باہم مل گئے ہیں ان کی شکل بعینہ اس طرح ہے (<)-۔ ان اجسام کی جڑیں دونوں طرف سے عظیم عاز عضو کی جڑ کے گرد دنواح کی ہڈی سے متصل ہیں اور ان میں گویا جڑی ہوئی ہیں۔ ان کو قضیب کے قدر کہا جاتا ہے اور بدن سے عضو کا اتصال انہی سے ہے۔ نچلی طرف سے جس طرف انکا خلا ہوتا ہے وہ جگہ اجسام اسٹنجی سے ہے۔ جسم اسٹنجی جب آگے بڑھتا ہے اور جس جگہ اجسام مغرب باہم ملتے ہیں، وہاں سے وہ نچلی طرف ہو کر عضو کی شکل کو مکمل کرتا ہے۔ یہ ہر سہ اجسام یعنی دمغرب اور جسم اسٹنجی خانہ دار واقع ہوئے ہیں۔ جس سے عضو آسانی سے پھیلتا اور سکڑتا ہے۔ ان اجسام کے خانے پھوٹوں شریانوں اور ریڈوں سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر ہر سہ اجسام کے خانوں میں پھرتے ہیں۔ اور جا بجا بھی ریشے بھی ہیں۔ جب عضو میں خیزش ہوتی ہے۔ تو اس کی طرف خون کثرت سے آتا ہے جس سے تمام چھوٹی چھوٹی رگیں پُر ہو جاتی ہیں اور پھیلتی ہیں۔ جسم قضیب کے اوپر یعنی پشت کی طرف دو خاص محملیں بھی ہیں جو ایک دوسرے کے نیچے اوپر واقع ہیں۔ ایک چڑے کو ہٹا دیا جائے تو اس کے نیچے ایک محملی پائی جائے گی، جو دیز ہے اور مضبوط بھی۔ اس محملی میں عضلاتی ریشے بکثرت پائے جاتے ہیں یعنی اس میں اعصاب کی باریک تاریں اس کثرت سے واقع ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اس جھلی کو بھی ہٹا دیا جائے تو اس کے نیچے دوسری جھلی واقع ہے کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا اس جھلی کو بھی ہٹا دیا جائے تو یہ جھلی بھی ان کے ساتھ پھیلتی ہے۔ اور اپنے اوپر والی جھلی کو بھی پھیلاتی ہے۔ اوپر والی جھلی کا کام نہ صرف اپنے سے نچلی جھلی کی حفاظت کرتا ہے بلکہ وہ اپنے اعصاب کی مدد سے عضو کو اس کے تنے یا خیزش کے وقت اوپر کی طرف کھینچت اور نیچے گزرنے سے بچاتی ہے۔ عضو کے جسم کی نچلی یعنی سیون کی طرف ایک عصب باریک لیکن مضبوط واقع ہے۔ اس کا کام عضو کو خیزش کے وقت

سیدھا کھانا اور اوپر کی طرف جھکنے سے روکنا ہے۔

عضو کی شریانیں دل سے خون عضو کی طرف لاتی ہیں اور عضو کی وریدیں اس خون کو واپس لے جاتی ہیں۔ یہ وریدیں بقیع عضو میں اجسام مخرب کے نیچے واقع ہیں۔ جن پر اگر اجسام مخرب کا دباؤ پڑے، تو وہ دب جاتی اور خون کو واپس لے جانے سے روکتی ہیں۔ عضو کے دائیں بائیں دو عضله (عضله ایسے جسم کا نام ہے جس میں اعصاب کی تاریں بکثرت ہوتی ہیں اور گوشت وغیرہ بھی) واقع ہیں جو عضلات آلت خیز کے نام سے موسوم ہے۔ خیزش کے وقت یہ عضلات تن جاتے ہیں اور عضو کو دوسری طرف جھکنے سے روکتے اور عضو کو سیدھا رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ قضیب کے بیخوں یا جزوں کو اپنی اپنی طرف سے دباتے ہیں۔ جس سے ان کی ٹھنڈی وریدیں بھی دب جاتی ہیں، عضو کے درمیان ایک نالی ہے جس کے ذریعہ بول اور منی کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ نالی مثانہ سے شروع ہو کر قضیب کے دہانہ تک آتی ہے اور یہ ایک جھلکی سے بنی ہوئی ہے، جو شروع سے اخیر تک سب پر استر کئے ہوئے ہے، جو زندہ شخص میں ساڑھے سات انج ہے پونے آٹھ انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ جس جھلکی کا اس پر استر ہے وہ جھلکی قفات دافتہ اور خزانہ منی تک پہنچتی ہے۔ اس میں اعصاب کی باریک باریک تاریں موجود ہیں، ذکی الحس ہیں۔ اصلیں پر جواہر ہو اس نالی کے ذریعہ خزانہ منی تک اس کا اثر پہنچ جاتا ہے۔ حشفہ بھی اسٹنجی صورت کے جسم سے بنا ہے۔ اس میں بھی خون کی رگیں اور اعصاب کی تاریں بکثرت ہیں۔ نہایت ذکی الحس ہے۔ ضرورت کے وقت خون اور روح آنے سے اس کی حس اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے تو اسے ظاہرین یعنی حس کی قتوں کے ذریعہ اعصاب کے سب کسی محرك اور لفظ پیدا کرنے والی چیز کے سوگھنے یا چکھنے اچھی صورت کو دیکھنے اس کی آواز سننے یا بدن کے کسی حصہ سے اس کے مس کرنے سے دماغ میں کوئی تحریک پیدا ہو، یا جب کبھی تند رست منی کے خزانہ منی میں بھر جائے اور اعصاب پر اس کے خاص اثرات سے دماغ کوئی تحریک محسوس کرے، تو اس وقت شہوانی خیالات کی دماغ کے خاص حصوں میں ابتداء ہوتی ہے، جس کا اثر ان پر پہنچتا ہے۔ دل کے اس خاص حصہ کو محسوس کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو رگیں خون کو اعضائے تناسل کی طرف لے جاتی ہیں ان میں غیر معمولی حرکت شروع ہو جاتی ہے، جس سے عضو کی شریانیں بھرتی پھیلتی اور اپنے ساتھ اجزاء اسٹنجی کو مشغ کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ خون کی یہ روح جب عضو کے حشفہ تک پہنچتی ہے تو اس کے اعصاب کے زیادہ حس دار ہونے کی وجہ سے اس پر زیادہ اثر ہوتا ہے اور چونکہ حشفہ کے اعصاب کا تعلق دماغ سے ہے اس لئے حشفہ کا یہ محسوس کیا ہوا اثر جو کسی قدر حظ لئے ہوئے ہے۔ دماغ میں پیدا شدہ شہوانی خیالات کو اور بھی ابھارتا اور دل پر اپنا اثر جاری رکھنے کی بہت زیادہ کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رگیں خون کے پیشتر آنے سے بھی زیادہ بھرتیں اور خانہ دار جسم کو اور بھی پھیلاتی ہیں۔ جس سے عضو کے دراز اور مشغ ہونے سے عضلات آلت خیز بھی کھنچ جاتے ہیں اور اجسام مخرب کی جزوں یا عضو کے پیروں پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ جس سے وریدوں یا خون کے واپس لے جانے والی رگوں کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور اس طرح عضودرازی بخاتی،

مضبوطی اور تیزی اختیار کر لیتا ہے۔ خون اور اس کے ساتھ روح اور روح کا دم بدم عضو میں اجتماع ہوتا چلا جاتا ہے اور ان کے واپس جانے کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ عضو میں پوری خیزش اور تندری ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ عضو کے اوپر والی جملی کھنچ کر عضو کو اپنی طرف کھینچتی اور نچلی طرف جھکنے سے روکتی ہے۔ عضو کے نچلے حصہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اسی طرح ہر دو طرف کے عضلات اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اس سے عضو سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے اور تن جاتا ہے، یعنی خیزش کھل ہو جاتی ہے۔

اب اگر سب اعضاء کام کرنے والے درست ہیں اور خزانہ منی میں منی بھی موجود ہے تو یہ خیزش ایک مکمل خیزش ہو گی اور اس وقت زائل نہ ہو سکے گی جب تک منی کا اخراج نہ ہو۔ اور یہ اس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ مباشرت کی حرکات سے حشفہ اور حلیل کی جملی کے اعصاب کو دھکا لگتا ہے جس کا اثر خزانہ منی پر پڑا ہے۔ خزانہ منی میں اگر منی کثیر یا بہت گرم ہے تو ان حرکات کا تھوڑا سا اثر بھی خزانہ منی کے محافظ اعصاب کو بے بس کر دیتا ہے۔ اور منی خارج ہو جاتی ہے اور چونکہ اس اخراج کے ساتھ اعصاب کی جان یعنی روح بھی بہت سی خرچ اور خارج ہوتی ہے اور یہی سبب جوش کا موجب ہے اس لئے سب اعصاب کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور انتشار زائل ہو جاتا ہے، اور اگر خزانہ منی میں منی قلیل ہے اور اعصاب وغیرہ تمام اعضا مضبوط ہیں یہ جماعی حرکات دیر تک جاری رکھنی پڑتی ہیں۔ اگر اعضا نے تناسل میں یا ان کے اعصاب میں نقص ہوتا ہے یا کمزوری ہوتی ہے یا منی طبعی حالت پر نہیں ہوتی تو نہ تو خیزش مکمل ہوتی ہے اور نہ ہی مباشرت کا فعل ایک معقول عرصہ تک جاری رہ سکتا ہے، خیزش کی مذکورہ بالا صورت اور ترتیب ایک طبعی حالت کی ترتیب ہے۔ اور حقیقی خیزش کیلئے جہاں سب اعضا نے تناسل کی درستی ضروری ہے وہاں منی کا بھی خزانہ منی میں موجود ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ناقص حالت میں بھی خون کے دوران سے کم و بیش خیزش ضرور ہوتی ہے۔ جیسے عموماً صحیح کے وقت مثانہ کے بول سے بھر جانے کے بعد یا بچپن میں حالانکہ اس وقت کی پیدائش کا سلسلہ ہی جاری نہیں ہوتا۔ خیزش ہو جایا کرتی ہے۔ اگرچہ یہ میرا موضوع نہیں لیکن بقدر ضرورت حاضر ہے۔

امراض مخصوصہ مردان

اعضا نے تناسل مردانہ میں جو امور کہ اولاً سبب نقص ہو سکتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ امور ہیں جو کہ ہمیں محسوس ہو سکتے ہیں اور اپنے کرتوں کا نتیجہ ہوں۔ ان میں کثرت مباشرت، جلت، اغلام، سوزاک آشک وغیرہ ہیں۔ دوسرے امراض بھی اگرچہ ہماری ہی بے اعتدالی سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا ہمیں علم نہیں ہوتا اور ان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام اعضا نے تناسل تک انکا اثر پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً معدہ، جگر، امعار، گردے، دل، دماغ وغیرہ کا بیمار یا کمزور ہونا۔ خون کی تولید عدمہ طور پر نہیں ہوتی۔ اس میں کئی قسم کے مواد فاسدہ پیدا ہو کر طرح طرح کے نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے سب سے پہلے اول امور پر بحث کرنا ضروری ہے۔

اگرچہ ڈاکٹروں، ویدوں، حکیموں کا یہ مقولہ ہے کہ چھوتتے یا آٹھویں روز فعل مباشرت کرنا چاہئے۔ لیکن اس بات کا صحیح اندازہ لگانا نہایت مشکل ہے، بعض طبائع ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اس کام کو ایک ماہ کے بعد سرانجام دے سکتے ہیں۔ بعض تیرے چوتھے روز تک، بعض ہفتہ میں ایک بار، یہ امور ہر ایک شخص کی طبیعت، قوت اور صحت پر منحصر ہے۔ حقیقت میں یہ فعل ایک طبعی فعل ہے اس لئے لازمی ہے کہ اس کی خود بخود خواہش پیدا ہو۔ اور اس کے انجام پانے سے ایک خاص فرحت اور بدن میں چستی پیدا ہو۔ یہی ایک معیار قائم کیا جاسکتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر فعل مباشرت کو انجام دینے کیلئے اپنی کوشش یا کسی تحریک سے آدمی کو تیار ہونا پڑے، یا مباشرت کے بعد بجائے فرحت کے تھکان، سستی، گرانی، نکروزی محسوس ہو تو یہ حد انتدال سے بڑھا ہوافعل خیال کرنا چاہئے اور یہی کثرت مباشرت ہے۔

استمناء و جلق اور اغلام

ان گندی اور قبیع عادات سے انسانی اعضاء پر اتنے بے اثرات پڑتے ہیں جیسے آگ کو پانی بھجوادیتا ہے یونہی یہ افعال انسان کی جوانی کی قوت کو جلا کر راکھ بنا دیتے ہیں۔ **تفصیل ملاحظہ ہو:-**

عضو تناسل کے اجزا جیسا کہ آپ پہلے معلوم کر چکے ہیں، یعنی دو قسم کے اجسام اسٹنجی، پردے، عضلات، رگیں، احلیل، حشفہ۔ سب سے پہلے ان افعال ذمیہ کا اثر احلیل پر پڑتا ہے۔ احلیل کے اندر نہایت باریک جھلی ہے اور حشفہ کے پٹھے نہایت لطیف اور باریک ہیں۔ قدرت نے ان میں تمام بدن سے قوت حس زیادہ پیدا کی ہے۔ جب جلق میں ہاتھ کے کھر درے پن سے اغلام میں مقعد کے پٹھے انسدادیت یعنی رکنے کے باعث کثرت مباشرت میں بار بار احلیل اور حشفہ کا کام کرنے سے رگڑیں پہنچتی ہیں تو اس طرف خون کا دوران زیادہ ہوتا رہتا ہے جس سے حشفہ کے پٹھوں اور احلیل کی جھلی کی قوت حس پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ فعل بار بار سرانجام پاتا ہے تو یہ حس بڑی ہوئی ایک خراش کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور جیسے کہ عام طور پر آپ دیکھتے ہیں کہ بدن کے جس حصے پر خراش یا رگڑ لگ جائے وہاں خون کا دوران زیادہ ہو کر کس قدر ورم ہو جاتا ہے اور اگر اس جگہ پر ہاتھ یا کپڑا چھو جائے تو تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح حشفہ اور احلیل میں اس رگڑ کے پیدا ہونے کے کم و بیش خون کا اجتماع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور خفیف سی ورم کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی عضو میں کم و بیش خیزش بھی رہا کرتی ہے۔ جس سے جلق، اغلام اور کثرت مباشرت کے عادی کو ان افعال کے انجام دینے کی بار بار تحریک ہوتی ہے۔ یہ حس کا بڑھ جانا اور خفیف سا ورم رہنا گویا ایک تنبیہ ہوتی ہے جس سے عاجز ہوا ہوا مریض بے بس ہو کر بار بار ایسے افعال کا مرتكب ہوتا ہے۔ انسان کے مقعد میں قدرت نے عضلات اس قسم کے پیدا کئے ہیں کہ اگر اندر کی طرف سے کوئی چیز باہر کی طرف نکالنا چاہیں

تو وہ اسکی رکاوٹ نہیں کرتے مگر باہر سے کوئی چیز اندر داخل ہوتا اسکو روکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اغلام میں زیادہ زور دینا پڑتا ہے، جس سے حشفہ اور حلیل کی جھلی میں خراش پیدا ہو جاتی ہے اور جلق میں بھی یہی صورت واقع ہوتی ہے۔ یعنی ہاتھ کی رگڑ سے پچھے ماڈ ف ہو جاتے ہیں اور وہاں دورانِ خون زیادہ ہو کر خفیف سا ورم پیدا ہو جاتا ہے، حشفہ میں جو نازک ترین اعصاب ہیں، ان کی قوتیں اور حس کی نگرانی وہ رطوبت کرتی ہے جو عورت کے اندر انداز نہانی میں مبادرت کے وقت پیدا ہوتی ہے اور وہ رطوبت علاوہ اور فوائد کے عضو کو ترکر دیتی ہے۔ مصنوعی طور پر اس رطوبت کے مقابلہ پر کوئی اور رطوبت بنائی ہوئی ہرگز ہرگز وہ حفاظت نہیں کر سکتی۔ حلیل میں متذکرہ بالاخفیف ورم کا پہلے سے زیادہ حس دار ہو جانا۔ جب اس کو روکانے جائے تو آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور حلیل کی جھلکی کو ذکر الحسنے کے علاوہ قضیب کی جڑ میں غدہ قدامیہ کو بھی سوزش ناک کر دیتا ہے۔ اس میں حس کے بڑھانے سے اس کی وہ رطوبت جو حلیل کو ترکھتی ہے اور ضرورت کے وقت حلیل کو نرم رکھتی ہے اب بہت زیادہ اس میں سے رطوبت بنتے لگتی ہے۔ اس رطوبت کا کثرت سے نکنا وہی اثر پیدا کرتا ہے جو کہ منی کے نکلنے سے ہوتا ہے اور ایسی صورت ہو جاتی ہے کہ خیزش ہوئی اور رطوبت نکلنی شروع ہوئی اور قضیب ست یا ناکارہ ہو گیا۔ اسکے علاوہ یہ رطوبت سوتے میں زیادہ بہتی ہے اور حلیل کے سوراخ پر آ کر جمع ہوتی رہتی ہے۔ ایسے لوگ جب صحیح اٹھ کر بول کرتے ہیں تو حشفہ کے باہم لب جڑے ہوئے ہوتے ہیں، بول اول تو نکلنی نہیں، ہاتھ سے لب کھولتے ہیں تو بول کی دودھاریں نکلتی ہیں۔ زیادہ زور دینے سے سوراخ حلیل سارا کھل جاتا ہے۔ اور بول پورا خارج ہوتا ہے۔ اسی طرح منی کا حلیل کے سوراخ پر جنم جانا اکثر اوقات اس جگہ ورم اور بعد مرتبہ زخم پیدا کر دیتا ہے۔ جو بعد میں بڑھ کر سخت سوزاک ہو جاتا ہے جو کہ بڑی سخت اور عسیر العلاج یکاری ہے، حلیل کے لبوں پر اس طرح رطوبت کا جمنا ان افعال کے کرنے والوں کو گویا تنبیہ ہوتی ہے۔ پھر بھی اگر نہ رُ کے تو اور نقائص شروع ہوتے ہیں۔ یعنی یہ ذکاوت حس بڑھتے بڑھتے ارزائی نالی، خزانہ منی، خصیتیں وغیرہ تک پہنچ جاتی ہے اور مختلف نقائص اور تکلیفات کا موجب بن جاتی ہے۔

اعصا ب وغیرہ دیگر اجزاء پر اثر

آکہ تناسل کی اندر ونی جھلی پر جب پوری طرح اثر ہو چلتا ہے تو ان افعال سے جلق اور اغلام کا اثر بہت زیادہ اور جلد جلد اور کثرت مباشرت کا نسبتاً کم اور دیر سے قضیب کے دیگر اجزاء پر شروع ہو جاتا ہے، یاد رکھنا چاہئے کہ پٹھے بذات خود کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتے، جب تک ان میں کام کرنے والی شے طبی روح (وہ بخارات لطیفہ جو خون سے پیدا ہوتے ہیں) اور خون میں شامل رہنے کے علاوہ اعصاب میں ان کا کثیر حصہ صرف ہوتا ہے، موجود نہ ہو اور پٹھے جس قدر زیادہ کام کرتے ہیں، اسی قدر یہ روح زیادہ صرف ہوتی ہے۔

حکماء کا قول ہے کہ ایک بار کے فعل مباشرت سے جس قدر یہ روح صرف ہوتی ہے اس قدر بدن کے کسی منی سل کے گرد رطوبات اکثر رہتی ہیں، ان میں سے کسی ایک فعل کا مرتكب ہو اور وہ اس کشت سے کام لے کہ اس سے کوئی جزا جزائے چهار گانہ سے جو عضو کو سیدھا رکھتے ہیں۔ نسبتاً زیادہ کمزور ہو جائے اور اس طرف کی حرارت اور روح کی آمد و رفت کم ہو جائے اور رطوبت کا زیادہ اجتماع ہو جائے، تو وہ عضو یا عصب یا جھلی ڈھیلی ہو جائے گی اور کبھی پیدا ہو گی اور اگر کوئی شخص ان افعال کا مرتكب ہو جس کے بدن یا اعضائے تناسل کے گرد و نواح میں رطوبات کی قلت ہے اور ان افعال کی حرکات اور اس سے پیدا شدہ عارضی حرارت رہی سہی رطوبت کا بھی خاتمه کر دے اور ایک طرف کے جزو پر بالخصوص اثر پڑے اور اس میں روح وغیرہ کی آمد و رفت بند ہو جائے، تو وہ جزو سکڑ جائے گا اور کبھی پیدا ہو جائے گی۔ اسی لئے میں تمام کا تمام قضیب ورنہ کم از کم اس کا وہ طرف جس طرف کا جز مذکور سکڑ گیا ہے، سیاہی مائل ہو جائے گا اور ایسی حالت میں عضولا غریبی زیادہ ہو گا، پس جلق، اغلام اور کثرت مباشرت سے بیرونی طور پر احلیل اور حشفہ میں ذکاوت جس پیدا ہو جاتی ہے۔ غدہ مذکی پار بارا پنی رطوبت کثرت سے نکالتا ہے اجسام اسٹنجی دب جاتے ہیں۔ عضو غیر ہموار ہوتا ہے۔ جڑ پتلی ہو جاتی ہے، تمام پٹھے، عھلے، رگیں اور جھلیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ عضو پر نیلی رگ ظاہر ہو جاتی ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ سب میں یہ ناقص جمع ہو جائیں۔

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ حلیل سے لے کر خزانہ منی تک ایک جھلی واقع ہوتی ہے۔ جو تمام نالی میں بھی ہوتی ہے اور چونکہ اعصاب یعنی اس جھلی کا حس رکھنے والا حصہ مشترک ہے اس لئے جواڑا حلیل کے حشفہ پر ہوتا۔ اس سے تمام نالی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ جب حلیل کی جھلی میں ذکاوت حس شروع ہو جاتی ہے تو بڑھتی بڑھتی غدہ قدامیہ تک پہنچتی ہے۔ پھر اس کو ماوف کرتے ہوئے آگے آگے بڑھتی ہے۔ انزالی نالی اور اس کے تمام حصوں کو کرتی ہوئی خزانہ منی کو پُر کرتی ہوئی جا پہنچتی ہے۔ حلیل اور خزانہ ایک تعلق گھرا ہے۔ حلیل اگر کسی وجہ سے متحرک ہوا، تو خزانہ بھی اس کی مدد کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ابتدائی حالات میں تو خزانہ منی کے الحس ہونے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ جب کبھی قبض ہوا اور فضلہ کی نالیوں کا دباو خزانہ منی پر پڑا، تو منی خزانہ سے نکل کر حلیل کے راستے خارج ہو گئی، یا جب کبھی خفیف سے خیزش ہوئی اور چند حرکات کی گئیں، خواہ ہاتھ سے یا فعل مباشرت کے ذریعہ سے اس کا اثر جب حلیل کے ورم پر پڑا، جھٹ منی خزانہ سے علیحدہ ہو کر خارج ہوتی ہے، اسے سرعت انزال کے نام سے موسم کیا جاتا ہے مگر جب ذکاوت حس کا پورا اسلط جماليتا ہے تو اسے اور ترقی ہوتی ہے۔ سوتے میں جب خزانہ منی میں منی پہنچی اور اعصاب کی حس نے اسے بوجھ معلوم کیا اور اس کا اثر اعصاب کے ذریعہ دماغ تک پہنچا، قوت واہمہ نے کوئی صورت بنا کر پیش کر دی۔ خواب میں وہ شہوت کے پچاری نے فعل مباشرت شروع کر دیا اور منی خواب میں خارج ہو گئی۔ اس درجہ میں مباشرت بھی ہوتی ہے اور حظ بھی، مگر جب اس سے ترقی ہوئی، تو اول توظ اور لذت کا احساس نہیں ہوتا اور سوتے میں محض چھیر چھاڑ سے ہی انزال ہو جاتا ہے اور پھر یہاں تک معاملہ بڑھ جاتا ہے کہ نہ کوئی شکل دکھائی دیتی ہے اور نہ ہی کچھ محسوس ہوا، خزانہ منی کو منی کا بوجھ معلوم ہوا، تو اس نے منی کو فوراً خارج کر دیا۔ صح بیدار ہوئے تو کپڑا گیلا معلوم ہوا تو پتا لگا، ورنہ خبر ہی نہیں ہوتی۔ یہاں تک پہنچنے پر بول کے ساتھ بھی منی خارج ہو جاتی ہے، فضلہ کی رگوں کے دورے، قبض کی حالت میں یا بول کے حلیل میں گزرنے اور اس کی سرسریہ کے معلوم ہونے سے خزانہ منی سے منی نکل آتی اور بول کے درمیان شامل ہو کر یا بول کے آخر میں نکل گئی۔ پھر یہ حالت بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ رات کو بے خبری میں بھی منی نکل جاتی ہے، صح بول کے ساتھ بھی اور دن میں کسی نامنجم کو دیکھنے یا شہوانی گفتگو سننے یا کلف لگا کپڑا پہنچنے سے بھی۔ اسی طرح کثرت سے اخراج منی کے جو نتائج اور نتائص ہیں وہ آئندہ پیان ہوں گے۔ جب اس درجہ تک نوبت پہنچتی ہے تو اس ذکاوت حس کا اثر برنج اور اس کے متعلقہ حص پر پڑتا ہے اور وہاں سے گزر کر خصیوں تک جا پہنچتا ہے کچھ تو اس حس کے اثر اور کچھ اعصاب کی کمزوری سے خصیوں کی رگوں میں رطوبت جمع ہوتی ہے اور ان میں خون کی آمد و رفت کے راستوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، یا الجھ کر گردی بن جاتی ہے اور خصیوں کو غذا کم پہنچتی ہے، جس سے وہ نہایت لا غر اور ڈھل ڈھلنے سے ہو جاتے ہیں۔ مثاٹہ بھی اس ذکاوت کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حلیل کی جھلی کے ذریعہ وہ بھی متاثر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ پیشاب کو روکنا اس کے بس کا نہیں رہتا، اور بار بار بول آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کو دن میں بیس بیس پچیس پچیس دفعہ بلکہ اس سے بھی زیادہ بول آتے دیکھا گیا ہے۔

دیگر اعضائے بدن پر اثرات

دیگر اعضائے بدن پر ان کے برے اثرات کی فلاسفی معلوم کرنے سے پہلے اس امر کی ضرورت ہے کہ اعصاب منی اور راوح کے متعلق بعض ضروری معلومات سے آپ کو باخبر کر دینا چاہئے تاکہ اچھی طرح یہ مضمون سمجھ میں آسکے۔

اعصاب

یعنی پھوٹوں کی مثال بدن انسان میں بعینہ ان تاروں کی سی ہے جو قوت برق کو اس کے انجمن وغیرہ سے ایسے کارخانہ میں پہنچاتی ہیں جن میں بھلی کی قوت سے بکثرت مشینیں چل رہی ہوں اور مختلف کام کر رہی ہوں۔ جس طرح ان تاروں میں سے کسی ایک کے تارہ ہو جانے سے اس کی متعلقہ مشین اپنا کام بند کر دیتی ہے۔ اسی طرح سے یہ اعصاب جو اعضائے بدن کی مختلف مشینوں سے تعلق رکھتے ہیں اور قوت برق کے بجائے روح کی رو پہنچاتے ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی ایک اپنے متعلقہ کام کو انجام دینے کے قابل نہ رہے تو یقیناً وہ مشین اپنا کام کر دینا بند کر دے گی۔ نیز بدن کے تمام اندر وہی ویروں کام، چلن، پھرنا، سوگھنا، سندنا، دیکھنا، محسوس کرنا، سوچنا، سمجھنا، خواہش، دل کا تڑپنا، دورانِ خون، غذا کی تخلیل، گلٹیوں سے خون کے رطوبات کی پیدائش، جسم کا پروش پانہ، ہر ایک عضو کو اپنے اپنے متعلقہ کام کا سرانجام کرنا وغیرہ وغیرہ انہی اعصاب سے انجام پاتا ہے۔ ہر حصہ بدن میں ان کی تاریں پہنچتی ہیں اور چونکہ اس کارخانہ کی مشینوں کو باہم گہرا تعلق ہے اور اکثر کام دوسری مشینوں سے وابستہ اور لازم ملزم ہیں۔ اس واسطے ان تاروں میں سے اگر ایک تار بھی ناکارہ ہو جائے اور روح کی آمد و رفت کے ناقابل ہو جائے، تو اکثر حالتوں میں اس کا اثر تمام کارخانہ پر پڑتا ہے اور اتنا نقصان پہنچتا ہے کہ جس کی انتہا نہیں۔

دوج

طبی اصطلاحات میں ایک قسم کے بخارات ہیں۔ نہایت لطیف جو بغیر خود میں کے دکھائی نہیں دے سکتے، یہ بخارات خون کے لطیف ترین اور کارآمد اجزاء سے پیدا ہوتے ہیں اور اس میں شامل رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اعصاب کی یہ جان ہیں اعصاب ان کے بغیر بالکل ناکارہ ہیں، یہ بخارات اعصاب کے رگ و ریشه میں جمع رہتے ہیں۔ جس قدر یہ کارآمد شے ہے، اسی قدر نازک بھی ہے اور بدن کے ذرا ذرا فعل میں ان کی کافی مقدار خرچ ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ فعلِ مباشرت سے جو ظہ حاصل ہوتا ہے وہ بھی اسی کی اخراج یا تخلیل ہونے سے ہوتی ہے۔ ان بخارات کا اعتراض سے خرچ ہونا اور مناسب جگہ پر تخلیل ہونا موجب تقویت و صحت اور ضرورت سے زیادہ ان کا اسراف بدن کو ڈھیلا اور کمزور اور ناکارہ کر دیتا ہے۔ حقیقت روح کی تحقیق کیلئے فقیر کی تصنیف الفتوح پڑھئے۔

خون کے جو کار آمد اجزاء بدن کے اعضاء کو خوراک دیتے ہیں اور زندگی کو جاری و صحت کو درست اور بدن کو مضبوط رکھنے کا موجبہ بنتے ہیں۔ وہی اجزاء منی بھی بناتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اچھی اور مقوی غذا بدن کو مضبوط اور صحت کو اچھا بنانے کے علاوہ منی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ بخلاف کم غذار کھنے والی اشیاء سے اور یہ مسلمہ بات ہے کہ جب کسی خاص مصرف میں یہ غذائی اجزاء زیادہ صرف ہو جائیں یا غذائی اجزاء خون میں کم شامل ہوں، تو دوسرے اعضاء یا تمام بدن کمزور ہو کر بہت نحیف ہو جاتا ہے اور قوت جواب دے دیتی ہے اور سب تحقیقات میں اس بات پر متفق ہیں کہ منی کی پیدائش کے بعد اگر وہ خارج نہ ہو تو دوبارہ خون میں جذب ہو کر جزو بدن بنتی ہے اور جسم کی طاقت اور توانائی کا باعث بنتی ہے۔ مردانہ رعب داب، طاقت و توانائی، حسن و جمال وغیرہ سب منی کے دوبارہ جذب ہونے کا نتیجہ ہے۔ تو بس ثابت شدہ امر ہے کہ روح بھی اور منی بھی خون کے کار آمد اجزاء سے پیدا ہوتی ہے اور خون میں کار آمد اجزاء کی موجودگی اس امر پر محصر ہے کہ اچھی اور طاقت والی غذا کھائی جائے اور معدہ اسے اچھی طرح ہضم کر کے خون میں شامل کر دے اور خون میں سے ان اجزاء کا اخراج اس حد تک ہو جس حد تک وہ پیدا اور موجود ہوں۔ ورنہ آمد سے خرچ زیادہ ہو کر موجب کمزوری خون ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ جلق، اغلام اور کثرت مباشرت سے اصلیل میں خفیف سا ورم پیدا ہو جایا کرتا ہے اور ذکاؤتِ حس کے بڑھ جانے سے جریان منی کی نوبت آ جاتی ہے اور منی کے اخراج سے اعصاب ست اور ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

جريان منی

پاخانہ کے وقت قبض کی حالت میں کوئی نہیں سے یا عام طور پر بول کے وقت، بول سے پہلے یا اس کے بعد یا درمیان بول کے دہات کا لکنا، یا سوتے میں کسی صورت کو دیکھنے کے بعد یا بلا دیکھے صورت محسوس ہوتے یا بے خبری کی حالت میں چلتے ہوئے گاڑھے کپڑے کی گز سے یا شہوانی خیالات کے پیدا ہونے یا اور کسی طرح جبکہ بلا ارادہ منی کا اخراج ہو جایا کرے، تو اسے جریان منی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جریان ایک عادی لفظ ہے۔ جو ان تمام حالتوں پر بولا جاتا ہے جن میں کہ بلا خواہش کئے یا ہمیستری کئے منی نکل جایا کرے اور جریان منی اس وقت تک مستقل صورت اختیار نہیں کرتا جب تک کہ خزانہ منی کے اعصاب کمزور نہ ہو جائیں، یا منی بے حد ریقیق نہ ہو جائے خواہ کوئی اور سبب ہو یا نہ ہو۔ خصوصاً خزانہ منی کے پھونوں کی حس ضرورت سے زیادہ بڑی ہوتی ہے۔ اعصاب منی کی زیادہ حس ہونے کے ساتھ سرعت ازال، احتلام کا ہونا بھی ضروری ہے۔ مباشرت میں وقت مقررہ سے پیشتر منی کا اخراج ہونا سرعت ازال ہے اور سوتے میں منی کا خارج ہونا احتلام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، بعض وقت بول کیساتھ بعض دیگر طوبات یا رسوب وغیرہ کا بھی اخراج ہوا کرتا ہے۔ حس سے جریان

منی یا دہات گزرنے کا شہبہ ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان کا باہمی فرق اور علامات فارقہ و تغیرہ کی تشخیص کر لی جائے تاکہ اصل مرض و غرض میں فرق معلوم ہو۔ معدہ، جگر، امعار، گردوں اور مثانہ وغیرہ کی خرابی سے بعض اوقات رسوبات سے نکلا کرتے ہیں۔ جس سے بول گدلا سامنے معلوم ہوا کرتا ہے۔ ائمکے علاوہ غدہ قدامیہ کی رطوبت جس کو مذکور کہتے ہیں۔ بوقت خیزش و انتشار عضو کے سوراخ کو ترکر دیتی ہے تاکہ منی کی حدت سے عضو کی نالی کو کسی قسم کی گزندنہ پہنچے اور دیگر دوسری گلٹیوں کی رطوبت جس کو وودی کہتے ہیں جو کہ بول کرتے وقت ان گلٹیوں سے نکل کر بول کے ساتھ شامل ہو جایا کرتی ہے تاکہ بول کی تیزی کو کم کرے یہ ہر دور طوبات بعض اوقات ضرورت سے یا معمول سے زیادہ نکلا کرتی ہیں، جن سے جریان منی کا شہبہ ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے۔

رسوبات

بول کسی محفوظ برتن میں رکھنے سے نہیں ہو جایا کرتے ہیں چونکہ ان کی کئی اقسام ہیں اور ہر ایک کی شناخت کیلئے علیحدہ علامات متمیز ہیں۔ اگر ان کا تذکرہ کیا جائے تو یہ مضمون ایک علیحدہ کتاب کی صورت اختیار کر لے گا۔ اس لئے ان کو ترک کرتا ہوں اور صرف ایک موٹی سی شناخت تحریر کرتا ہوں کہ ہر معانع اس کو تمیز کر سکے اور وہ یہ ہے کہ جریان منی میں اجرام منی کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ دوسری رطوبات میں اجرام منی نہیں پائے جاتے۔ پس خورد میں کے ذریعہ بآسانی اجرام منی دیکھے جاسکتے ہیں اور سہولت سے تمیز اور تحقیق ہو سکتی ہے۔ اگرچہ رطوبات مذکورہ کا کثرت سے یا زیادہ نکلا عضو میں سستی پیدا کر دیتا ہے اور قوت مردی کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ مگر جو نقصانات کہ منی کے اخراج سے اعضائے تناسل اور تمام بدن میں پیدا ہو جاتے ہیں اور سرعت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں ان کا عشر عشیر بھی ورودی مذکورہ اور وودی وغیرہ سے نہیں ہوتا۔

اسباب جریان

جریان کے جو اسباب آج کل عام طور پر پائے جاتے ہیں، وہ تو جلق، ا glam، کثرت مباشرت اور کثرت شہوانی خیالات ہیں۔ جن کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ لیکن جن دجوہات سے مرض جریان پیدا ہو سکتا ہے اگر ان کو تقسیم کیا جائے تو پانچ قسم پر منقسم ہو سکتے ہیں۔
(۱) فساد منی (۲) فساد اور غیرہ منی (۳) فساد مھملہ محافظ منی (۴) گردوں کا فساد (۵) اعضائے لبادی کا فساد۔

ان میں ہر ایک سبب میں اور بہت سے اسباب شامل ہیں جن کا ذکر مفصل نہیں مگر محمل طور پر کچھ تحریر کر دیا گیا ہے تاکہ یہ مضمون اہل سمجھ کیلئے کار آمد بن سکے۔

- جب جریان کا مرض ایک عرصہ تک کسی شخص کو عارض رہے۔ تو اس میں مندرجہ ذیل تکلیفات اور عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں:-
- (۱) مریض بکان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔
 - (۲) دماغی یا جسمانی محنت سے بہت جلد تھک جاتا ہے۔
 - (۳) اس کے خیالات منتشر ہو جایا کرتے ہیں۔
 - (۴) حافظہ میں فتوڑا و فہم و ادراک میں خلل رہتا ہے۔
 - (۵) سر بھاری رہتا ہے۔
 - (۶) عصبی درد میں مثلاً چہرہ سینہ اور کمر وغیرہ میں خفیف سا درد رہتا ہے۔
 - (۷) کھانے کے بعد معدہ میں دروثقیل ڈکار اور لفخ پیدا ہو جاتا ہے۔
 - (۸) سینہ میں جلن اور تیزابی کیفیت۔
 - (۹) کھانے کے بعد نیند کا غلبہ۔
 - (۱۰) سوزش قلب ہول دل یادل کا ڈوبنا۔
 - (۱۱) طبیعت میں بے استقلالی۔
 - (۱۲) رات کو بے خوابی یا بد خوابی۔
 - (۱۳) دوران سر یعنی سر چکرانا۔
 - (۱۴) کانوں میں آواز طنین۔
 - (۱۵) درد کمر
 - (۱۶) قبض عام حالت میں۔

اُنکے علاوہ بول میں خلل واقعہ ہو جاتا ہے۔ مختلف قسم کے رسوب فاسفیٹ اس میں نکلتے ہیں۔ کبھی مثانہ میں بھی خراش ہو جاتی ہے۔ مثانہ کی گردان سے مقعد اور حشفہ تک درد اور بار بار بول کی حاجت ہوتی ہے۔ احلیل میں خراش اور سوزش ہوتی ہے۔ لرزہ سا پایا جاتا ہے، ریڑھ پر جیونیاں سی رنگتی معلوم دیتی ہیں۔ رانوں وغیرہ میں درد اور پنڈلیوں میں پھرکن، سماع میں فرق، ذائقہ میں خلل، چلد کا سیاہی مائل زرد، آنکھوں میں نیلے حلقت، سر کی چند یا میں درد، انٹین میں خفیف خفیف درد، دقت تنفس، طبیعت چڑچڑی غصہ ور، تنهائی پسند، لوگوں کے میل جوں سے طبیعت تنفر، مایوسی، پست ہمتی، آواز کمزور و بے طاقت،

آلات تناسل کی کمزوری، قوت باہ باطل یا بالکل کم، جماع کرنے سے بسب نقص منی نظر انعقاد نہیں پکڑتا، ہڈیاں دھتی ہیں، خفیہ اعصاب وضعی دماغ کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں، ہضم میں فتور آ جاتا ہے، آخر اشتہا کم ہو جاتی ہے، روز بہ روز لاغری بڑھتی ہے اور مریض مسلول سامعلوم ہوتا ہے۔ اگر اس اثنائیں تپ شدید ہو جائے تو مریض میں قوت برداشت کم ہونے کی باعث جلد خاتمه ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات آدمی پاگل ہو جاتا ہے، بالخصوص جہاں سبب جلق ہو، تو اکثر مرگی پڑ جاتی ہے، یا فالج کا حملہ ہوتا ہے گویا یہ سب علامات یا سوء طبیعت معدہ کی علامات ہیں۔ جو بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ جاتی ہیں، حقیقت میں جلق، اغلام، کثرت مباشرت کی عادات سوء طبیعت معدہ والے مریض کو ہوا کرتی ہیں اور یہی سبب اس کا اولی ہے۔ بورک ایسٹ سے حموضت دم ہو کر دورانِ خون میں مل کر ایسی خواہشات کا موجب ہوا کرتا ہے مریض ان عادات پر مجبور ہوتا ہے جہاں جہاں یہ مادہ پہنچتا ہے۔ اُس اُس عضو کے فعل میں تفریط اور افراط پیدا ہوتی ہے۔ مریض بیچارہ ایک مشت استخوان بن کر رہ جاتا ہے۔ اللہم احفظ

تشخیص مرض

علامات جو عام طور پر جریان منی کی موجودگی میں پائی جاتی ہیں۔ ابتدائی اور آخری حالت میں وہ توند کور ہوتیں۔ اب یہ امر نہایت آسان ہے کہ جب کوئی ایسا مرض سامنے آئے اور اس میں ان علامات سے اکثر پائی جائیں تو اس کی نسبت یقین کر لینا چاہئے کہ یہ سوء طبیعت معدہ یا سوزش مزمن معدہ کا مریض ہے۔ جس کو متفقہ میں سوء مزاج معدہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جلق، اغلام، کثرت مباشرت اس کے بعد فریان احتلام، سرعت انزال، کمزوری، نامردی آگے بڑھ کر سوزاک قرحة آتشک وغیرہ بنتا ہے۔ وہ ہماری خود کروہ کر تو تیں ہیں۔

علاج

تشخیص کے مختصر سے بیان سے ہی آپ اصول علاج کا انتخراج بخوبی کر سکتے ہیں اور یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کون سا صحیح اور سچا راستہ ہے۔ جس پر قدم زنی سے کوئی شخص اس مشکل سے جانے والے مرض کا خاطر خواہ علاج کر سکتا ہے۔ پہلا اصولی علاج جسے کسی بھی حالت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور کبھی احیاناً فراموش ہو جائے تو علاج سے بجائے فائدہ کے سخت ترین نقصان کا اندیشہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر اعضائے تناسل میں ذکاوت جس پیدا ہو چکی ہو توجہ تک اسے زائل نہ کر لیا جائے اس وقت تک کسی مقوی دوا کا استعمال ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہئے اور اگر کسی حالت نازک کی وجہ سے جبکہ بے حد کمزوری ہو، تقویت کی اشد ضرورت پیش آجائے تو مسکن اور مخذلہ کافی تعداد میں شامل کر لی جائیں، یا ایسی ادویہ کی تلاش کی جائے جو مقوی ہونے کے ساتھ مخذلہ اور مسکن اعصاب بھی ہوں اور کسی جگہ کے اجتماع خون کو دور کرنے والی ہوں۔ تاہم محرك اعصاب ادویہ کی تو کسی طرح بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ان موئے موئے اصولوں کے سمجھ لینے کے بعد ان صورتوں کو مدد نظر رکھ لینا چاہئے، جو مرض کی ابتدائی حالت میں

بصورت اسیاں کی ترقی کے زمانہ میں یا انہا تک پہنچنے کے زمانہ میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اب میں وہ اپنا بہترین علاج تحریر کرتا ہوں جو میرا معمول ہے اور جس کے ذریعہ اس وقت بلا مبالغہ ہزار ہماری یعنی صحت یا بھوکھے ہیں اور میرے ہاں بے شمار تجربات کے بعد انہائی اور آخری دواں شکایتوں کو رفع کرنے کیلئے قرار دی جا چکی ہے اور میں اس جگہ صرف انہی شکایتوں کو رفع کرنے کیلئے ذکر کروں گا، جو آج کل کثیر الوقوع ہیں اور ان دیگر صورتوں اور اسیاں کو ترک کر دوں گا جن کا مابعد قوع تو ہو سکتا ہے، مگر نسبتاً کم ہیں کیونکہ میں بطور مضمون کے اس کیلئے لکھ رہا ہوں نہ کہ کتابی حیثیت سے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا مضمون بہت طویل ہو رہا ہے۔

ذکاوت جس

سب سے پہلے ذکاوت کو دور کرنا بہترین علاج ہے۔ اس کیلئے انگریزی ادویات سے پوتاشیم برومائیڈ ایک نہایت مفید اور مجرب دوا ہے جس کی خوراک ۱۵ اگرین تک دینی چاہئے۔ ہفتہ عشرہ استعمال کرنے سے یقیناً ذکاوت دور ہو جاتی ہے۔ میں نے اس دوائی کو ایک عمدہ تجویز میں بدل لیا ہے۔ یعنی پوتاشیم برومائیڈ ایک حصہ دانہ دار ہند نوحصہ پاہم پیس لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ۔ مناسب بدرقه یا ہمراہ پانی ایک دن میں دوبار استعمال کریں۔ ہمارے ہاں اس دوائی کو برومین کے نام سے موسم کیا گیا ہے۔ دوران استعمال میں مریض کو غذا بے نمک دینی چاہئے۔ جس سے برومائیڈ کا اثر جلد اور بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ جب غذا سے نمک نکال دیا جائے تو یہ دوا جسم اور اعصاب وغیرہ میں خوب جذب ہوتی ہے اور اگر مریض کمزور ہو جائے یا اس کے تکلم میں فرق آجائے تو پھر اس دوا کا استعمال ترک کر دینا چاہئے۔

سفوف ذکاوت

یہ سفوف ذکاوت دور کرنے کی بہترین دوا ہے۔ نسخہ کیلئے دیکھو ضمیمه طبی رہنماء۔ اس کا استعمال ذکاوت کو دور کرتا ہے اور جریان احتلام و منی و نمی کو دور کر کے تغليط منی کرتا ہے۔ نہایت قابل قدر دوائی ہے۔ استعمال کرا کر فائدہ اٹھائیں۔

حبت ذکاوت

یہ گولیاں بھی سفوف ذکاوت کے قائم مقام ہیں اور اس غرض کیلئے تجویز کی گئی ہیں کہ جو مریض سفوف وغیرہ کے استعمال سے تنفر ہوں ان کیلئے استعمال سہل اور عمدہ ہو گا۔

کشتہ قلعی

یہ دوائی بھی ذکاوت کو دور کرنے کیلئے اور تغليط منی کیلئے کیلئے بہت عمدہ ہے۔ اس کو انفرادی طور پر یا دوسرا ایسکی ادویہ کے ساتھ ملا کر دینے سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔ کشتہ کرنے کی نہایت سہل اور آسان ترکیبوں مشہور ہیں۔ لیکن مجھے ایک نہایت سہل اور آسان ترکیب قلعی کو کشتہ کرنے کی معلوم ہے، جو دوسرا تمام ترکیبوں سے اچھی ہے اور اس میں قلعی کوریزہ ریزہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں اور صرف دوسری پختہ یا چک دستی کی آگ سے کشتہ ہو جاتا ہے۔

مزید نسخے جات و معلومات کتب طب میں بکثرت ہیں، کسی سمجھدار حکیم و طبیب سے مشورہ لیں، نیم حکیم اور کمپیوٹر قسم کے ذاکرتوں سے دور ہیں کیونکہ مثال ہے..... نیم ملا خطرہ ایمان، نیم حکیم خطرہ جان

حکایت، جلق (مشت زنی) کے ایک بیمار کی کہانی

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالشکور صاحب (کلکتہ، انڈیا) تحریر فرماتے ہیں کہ تقریباً اس مرض کے بیماروں کا اکثر بھی حال ہوتا ہے کہ وہ ان کے اکثر نامرد ہو جاتے ہیں یا جوانی میں ہی پیر مرد بوڑھے محسوس ہوتے ہیں ان کا شمار عسیر العلاج لوگوں میں ہوتا ہے۔

ڈاکٹر حاصل فرماتے ہیں کہ ایک صاحب میرے مطب میں تشریف لائے۔ آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے، آنکھوں کا حلقة سیاہ پڑ چکا تھا۔ آنکھوں سے حسرت و دہشت پک رہی تھی، غم نصیب و مجسمہ بیچارگی تھے غرض کہ زندہ درگور ہو چکے تھے۔ ہمارے استفسار پر انہوں نے اپنی کہانی یوں سنانا شروع کی:-

مجھ کو بچپن سے قبیع عادت جلت تھی۔ اس کے باعث قضیب کے رگ و پٹھے قطعی بے حس مُردہ ہو گئے۔ ایستادگی، تندی اور جوش قطعی ختم ہو گیا اور قضیب کی رگیں اُبھر آئی ہیں اور جڑ کے پاس عضو پتلا ہو گیا اور سکوکر سہم کر رہ گیا ہے۔ گذشتہ چار سال سے سرعت انزال کی شکایت ہو گئی ہے۔ گل چینی حسین کے وقت سفید لیس دار مادہ عضو سے خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے اور رطوبت کے خارج ہونے کے بعد قضیب شہنڈا اور سست پڑ جاتا ہے۔ شادی کو عرصہ آٹھ سال کا ہو چکا ہے مگر غریب عورت چونکہ شریف انسل ہے اس لئے اس نے اپنی زبان سے اپنی سہلیوں تک سے اپنی کسی کسپری کی حالت کا ذکر نہیں کیا۔ ورنہ وہ لوگ بڑے متمول ہیں مجھے فوراً مجبور کر کے طلاق دلو اکر دوسرا جگہ شادی کر دیتے۔ مگر تصویر کے دوڑخ ہوا کرتے ہیں، ایک رُخ نے میری شرافت کو میری عزت اور خاندان کی عزت کو سنبھالا مگر دوسرے رُخ نے پوشیدہ طور پر مجھ کو ناکارہ، نالائق، ارمان زده، حضرت نصیب اور مجسمہ غم والم بنا دیا ہے۔ میں اس عرصہ میں آج تک فرض زوجین ادا نہ کر سکا۔ وائے نصیب! میں نہایت خاموشی سے نتنا گیا اور نہایت استقلال سے ان کیلئے تیر بہدف دوائیاں سوچتا رہا۔ دماغ دوائیوں کے اثرات تلاش کرتا رہا اور صرف نگاہیں میریض پر جمی رہیں۔ بہر کیف میں نے ان کا مرض یہ تجویز کیا۔

تجویز مرض و تشخیص

میں نے اس ارمان زدہ شخص کا مرض ضعف باہ جسے نامردی یا عنانت کہتے ہیں تجویز کیا۔ جلت کے باعث قضیب کی رگیں (Dorsel Arteries) اور (Dorsel Veins) یعنی ورید قضیب اور شراکین قضیب ہاتھوں کی رگڑ کے باعث اُبھر آئی تھیں جس سے عضو پلا، ٹیڑھا اور سکڑ کر چھوٹا ہو چکا تھا۔ اس کے اشتبھی اجسام قطعی ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ نیز اجسام نسبتی میں خلل واقع ہو چکا تھا جس کے باعث اس کے قضیب میں تندری، تیزی، ایستادگی اور بختی فنا ہو چکی تھی اور یہ شخص زندہ درگور ہو چکا تھا، لطف ازدواج سے قطعی بے بہرہ اور نہمی خداوندی سے قطعی محروم و مسلوب۔ عضو کی رگڑ اور غیر قدرتی فعل کے باعث گروہ، مشانہ، غدہ، قدامیہ (پراسٹیٹ گلینڈ) اور خصیہ کمزور ہو گئے تھے اور کیستہ المني (منی کی ٹھیلی) کمزور ہو کر انک چکی تھی جس کے باعث ہُسن سے صرف چھپتے چھاڑ کرتے ہی مادہ صاف ہو جایا کرتا تھا۔ یہ منی نہیں تھی بلکہ منی پانی کی طرح سیال ہو کر بہا کرتی تھی۔ دخول کی نوبت تک نہ آتی تھی، غرض کہ ان کی تشخیص یہ ہوئی۔

مکمل تشخیص

(۱) ضعف (۲) کمزوری اعصاب (۳) کمزوری اعضائے تولید (۴) کمزوری عضوئے تناسل (۵) کمزوری اعضائے رئیسہ و شریفہ۔

مجوزہ علاج

مریض چونکہ متمول تھے اور تعلیم یافتہ بھی۔ میں نے ان سے کہا کہ تین ماہ تک مسلسل ہمارا علاج جاری رہے گا، کیا آپ تین ماہ کے اخراجات ادویہ برداشت کر سکتے ہیں؟ کہنے لگے پیش کر جو آپ فرمائیں میں سر آنکھوں سے بجالاؤں گا۔ اب تو زندگی آپ کے حوالہ کر چکا ہوں، جب آپ جیسا ناخدا نے طب یونانی اور ڈاکٹری مجھے دوبارہ زندگی کے والے نہ بخشے گا تو پھر کون سا ذریعہ ہو گا؟ میں نے چار سوروپے ان سے طلب کئے تین ماہ کی ادویات کیلئے، انہوں نے فوراً بلاپس و پیش حاضر کر دیئے۔

اب مجوزہ نسخہ ملاحظہ ہو۔

حُب اکسیر اعصاب مشکلی ۲ گولیاں صبح کو بعد ناشستہ ہمراہ آب تازہ۔

حُب تریاق منی عنبری ۲ گولیاں دو پھر کو بعد غذا ہمراہ آب تازہ۔

حُب مقوی بآ عظیمی ۲ گولیاں شام کو ۲ بجے ہمراہ آب تازہ۔

حُب اکسیر بآ مرواریدی ۲ گولیاں سوتے وقت پانی کے ساتھ۔

پوٹلی عجیب مشکلی روزانہ شب کو ایک پیالہ میں یا ایک گلاس میں گرم پانی لیں، پہلے ایک خوراک دوائے پوٹلی کو ایک مہین کپڑے میں اس کی پوٹلی بنالیں اور ایک چینی کے پیالہ میں (ایکشا برائینڈی نمبر ۱) ۲ تولڈاں کر نرم آنچ پر ایک پوٹلی کو گرم کر کے برائندی کے

پیالے میں ڈبوکر عضو کو ہلکے ہاتھوں خفیف خفیف گرم گرم پٹلی سے ۱۵ منٹ تک سینک دیں۔ اس کے بعد اس پٹلی کی دوا کو ۲ تو لہ شہد خالص میں ملا کر کے عضو پر لیپ کر دیں۔ آدھے گھنٹے کے بعد عضو کو خفیف نیم گرمی پانی والے مذکورہ گلاس میں دس منٹ تک ڈبوئے رکھیں اس کے بعد پانی پھینک دیں اور عضو کو اسی پانی سے دھوکر کپڑے سے پونچھ لیں۔ بھاپ کے ذریعہ یہ دوائیں پوسٹ ہو کر شاندار ایستادگی اور فربہ پیدا کرتی ہیں۔

اس کے بعد ہی چند قطرے طلاء نشاط بر قی (ایکٹرک آئل) کے عضو پر انگلیوں سے لگا دیں۔ اس نایاب طلاء سے نہ تو جلن ہوگی نہ آبلہ پڑے گا نہ سوزش ہوگی اور جملہ شکایات قضیب رفع ہو کر شاندار قوت مرداںگی پیدا ہوگی۔
اب میں ذیل میں نسخہ جات درج کر رہا ہوں۔ اجزاً اصلی ہوں تین ماہ مسلسل علاج جاری رکھنے کے بعد مریض کی تمام کھوئی ہوئی تو تمیں عود کر آئیں اور وہ بے پناہ طاقت کے مالک ہو گئے۔

حب اکسیرو اعصاب مشکی

شقائق مصری ۳ ماشہ۔ مغرب الخضر ۴ ۵ ماشہ۔ مغرب خم کنوچ ۳ ماشہ۔ مغرب الزلہ ۳ ماشہ۔ مغرب خم قدق ۳ ماشہ۔ عود غرقی ۳ ماشہ۔
تودری سرخ ۳ ماشہ۔ اسگنڈنا گوری ۳ ماشہ۔ زعفران کشمیری ۲ ماشہ۔ مشک خالص ۶ ماشہ۔

ان سب ادویات کو علیحدہ باریک کر کے باہم مخلوط کریں اور کھرل میں ڈال کر ایکسریکٹ میں ۳ ڈرام (ساختہ اوپیک لیپوریٹری امریکہ) اضافہ کر کے گولیاں بقدر نخود تیار کر کے رکھ چھوڑیں۔ قدرے شہد خالص کی مدد سے گولیاں بنائیں۔
پورے جسمانی اعصابی رباط میں یہ جان عظیم پیدا کرنے والی گولیاں ہیں۔

حب تریاق منی عنبری

بہمن سرخ ۳ ماشہ۔ بہمن سفید ۳ ماشہ۔ خم اونٹگن ۳ ماشہ۔ نیج بند سرخ ۳ ماشہ۔ ستاوارا تولہ۔ عود صلیب اتو لہ۔ خم سرو والی ۳ ماشہ۔
کشته قلعی بھنگ والا اتو لہ۔ تودری زرد ۳ ماشہ۔ موصلي سیاہ ۳ ماشہ۔

ان ادویات کو حسب دستور علیحدہ باریک کریں بعدہ اس میں کشته قلعی بھنگ والا ایک تولہ اور عنبر افہب ۶ ماشہ اور میں ٹو ویزن نیمیلش ۳۰ عدد (ساختہ شیرنگ جمنی) ملا کر کھرل کریں اور لعاب صمع عربی کی مدد سے گولیاں بقدر نخود بنا کر رکھ چھوڑیں۔
بہترین مغلف مٹنی اور مسک گولیاں ہیں۔

حب مقویٰ باہ اعظمی

جوز بوا ۲۱ ماشہ۔ بسا سہ ۶ ماشہ۔ قرنفل ۳ ماشہ۔ خونجان شیریں ۳ ماشہ۔ موصیٰ سفید ۳ ماشہ۔ جند بیدستہ ۲ ماشہ۔ غلب مصری پنجہ دار ۲ ماشہ۔ تجم اپست ۲ ماشہ۔ تجم بریارہ ۳ ماشہ۔ برگ قوب تازہ ایک تولہ۔ کشتہ عقیق ۲ ماشہ۔ سنگ یشب محلول ۲ ماشہ۔ ان ادویات کو بھی حسب دستور علیحدہ پیس کر کشتہ عقیق معتبر، سنگ یشب محلول ملا کر کھرل میں ڈال کر ایمی ٹون ٹیبلش ۵۰ عدد (ساختہ فریبک لوگ اینڈ کمنی سویز رینڈ) اور لعاب صمع غربی اضافہ کر کے خوب کھرل کریں اور گولیاں بقدر نخود بنا کر رکھ چھوڑیں۔ یہ گولیاں منی کو گاڑھا کر کے مثانہ اور گردے کو مضبوط کرنے میں بیشل ہیں اور سرعتِ انزال کا قطعی قلع قائم ہو جاتا ہے۔

حب اکسیر باہ مرواریدی

ریگ ماہی ایک تولہ۔ عود بلسان ۳ ماشہ۔ تجم گذر ۳ ماشہ۔ عود صلیب ۳ ماشہ۔ عود غرقی ۲ ماشہ۔ جوز بوا ۳ ماشہ۔ درونج عقری ۳ ماشہ۔ ماہی اوہیان زعفران خالص ایک تولہ۔ مشک خالص ۲ ماشہ۔ مصطلگی روی ۳ ماشہ۔ ان ادویات کو علیحدہ علیحدہ باریک کر کے کھرل میں ڈال کر پیسیں بعدہ اس میں فومین ٹیبلش (ساختہ لندن) اضافہ کر کے اسکی گولیاں بقدر نخود بنا کر رکھ چھوڑیں۔ یہ گولیاں مقویٰ باہ، مسک اور مردہ رگوں میں بھلی جیسی کرنٹ پیدا کر کے گئے گذرے انسان کو فولاد بنا دیتی ہیں۔

پوتلی عجیب مشکی

برادہ دندان فیل ۹ ماشہ۔ مغز نار جیل ۹ ماشہ۔ تجم مالکنگی ۹ ماشہ۔ آنبہ ہلدی ۹ ماشہ۔ کنجد سیاہ ۹ ماشہ۔ مغز پنہہ دانہ ۹ ماشہ۔ گھونگچی سفید و سرخ ۹ ماشہ۔ خراطین خشک ۹ ماشہ۔ زعفران ۹ ماشہ۔ عاقر قرحا ۹ ماشہ۔ تجم خرم ۹ ماشہ۔ بیر بہوٹی ۹ ماشہ۔ گل ناگیسر ۹ ماشہ۔ قرنفل ۹ ماشہ۔ تجم ثبت ۹ ماشہ۔ دار چینی قلمی ۹ ماشہ۔ مشک ۹ ماشہ۔ تجم ہالون ۹ ماشہ۔ کلوچی ۹ ماشہ۔ ریگ ماہی ۹ ماشہ۔ مغز تجم کنواچ ۹ ماشہ۔

ان کو کوٹ چھان کر ۳۔ ۳ ماشہ کی پوتلیاں بناؤ ایں اور حسب دستور مذکورہ بالا کام میں لائیں۔

طلائی نشاط برقی

بیر بہوٹی ۲ تولہ۔ زلوئے خشک ۲ تولہ۔ شنگرف روی ایک تولہ۔ خراطین خشک ایک تولہ۔ ریگ ماہی ایک تولہ۔ باچھڑا ایک تولہ۔ گھونگچی سیاہ ۲ تولہ۔ جاوڑی ایک تولہ ۹ ماشہ۔ جوز بوا ایک تولہ ۹ ماشہ۔ عاقر قرحا ۲ تولہ۔ ان ادویات کو کچل کر سوعد و زردی بیضہ مرغ کے ہمراہ کھرل کر کے بذریعہ آتشی شیشی طلاء کشید کریں۔ جب سرد ہو جائے شیشی میں رکھ کر اس میں آنکھیں فوسفور ٹیار و غن فاسفورس (ساختہ باقی لاپوریٹری فرانس) اضافہ کر کے رکھ چھوڑیں بیشل طلاء تیار ہے۔

دوائے مخلوقین مشکی

سم اسپ مشکی ایک تولہ۔ برادہ دندانِ فیل ایک تولہ۔ مالکنگنی ایک تولہ۔ کائل ایک تولہ۔ چنم کنوچ ایک تولہ۔ عاقرقر حا ایک تولہ۔ اسارون ایک تولہ۔ عود بلسان ایک تولہ۔ کنجد سیاہ ایک تولہ۔ جوز بوا ایک تولہ۔ زعفران ایک تولہ۔ بسا سہ ایک تولہ۔ گھونگچی سرخ ایک تولہ۔ زلوئے خشک ایک تولہ۔ خراطین خشک ایک تولہ۔ شونیز ایک تولہ۔ چنم انجرہ ایک تولہ۔ عود صلیب ایک تولہ۔ عود غرقی ایک تولہ۔ بیر بہوٹی ایک تولہ۔

کوٹ چھان کراس میں مشک خالص ۶ ماشہ ملا کرس۔ ۳ ماشہ کی ۳۰ پڑیاں بناؤ لیں۔ ایک پڑیا کی دواشب کو سوتے وقت ۲ تو لے شہد میں ملا کر قضیب پر لیپ کر دیں۔ ایک گھنٹے تک لیپ چڑھائے رہیں اس کے بعد ایک شیشے کے گلاں میں نیم گرم پانی لیں اور اس میں لیپ لگا ہو اقضیب ڈبوئے رکھیں ۱۵ منٹ تک، اس کے بعد پانی پھینک دیں اور قضیب کو کپڑے سے پوچھ ڈالیں اور پھر چند قطرے قضیب پر مل لیا کریں۔

سفوف اکسیر مخلوقین عنبری

موصلی سفید ۲ تولہ۔ شفاقل مصری ایک تولہ۔ شلب مصری ۲ تولہ۔ ٹرم مقتشر ایک تولہ۔ گل نوفل ایک تولہ۔ چنم اسپت ایک تولہ۔ چنم انگلن ایک تولہ۔ چنم ہر ہرہ ایک تولہ۔ موصلی سیاہ ۲ تولہ۔ عود صلیب ۲ تولہ۔

ان ادویات کو کوٹ چھان کراس میں کشته قلعی بھنگ والا ایک تولہ۔ عنبر اہلب ۲ ماشہ۔ مردار یہ فاسفة خوب باریک کر کے ملا دیں۔ بعدہ شکر خام ملا کر رکھ چھوڑیں۔ ۳ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام دودھ یا پانی کے ہمراہ مخلوقین کو کھلانے لیں۔

حب اکسیر مخلوقین طلائی

مصطگی رومی ۹ ماشہ۔ عود غرقی ۹ ماشہ۔ جوز بوا ۹ ماشہ۔ عاقرقر حا ۹ ماشہ۔ بسا سہ ۹ ماشہ۔ خونجان شیریں ۶ ماشہ۔ علیحدہ علیحدہ باریک کر کے کھرل میں ڈالیں پھر اس میں کشته طلاء اصلی ۲ ماشہ۔ کشته نقرہ اصلی ۲ ماشہ ملا کر خوب کھرل کریں اور بقدر ضرورت لعاب صمع عربی اضافہ کر کے گولیاں چنے برابر بنا کر رکھ چھوڑیں۔ ۲ گولیاں دو پھر کو بعد غذا اور ۳ گولیاں شب کو سوتے وقت ہمراہ آب تازہ کھلانے لیں۔ بادی اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں اور فحل قبیح پراغنت بھیج دیں اور گندے فخش قسم کے لثی پھر سے بازا آئیں۔

ان ادویات سے تمام کھوئی ہوئی طاقتیں پھر سے واپس آ جاتی ہیں۔ تمام اعضائے رئیسہ دل، دماغ، جگر، مثانہ، گردہ، کیستہ المني، غده قدامیہ ان تمام اعضاء کی کمزوریاں دفع ہو جائیں گی اور ان میں پھر سے جان آ جائے گی اور قضیب کی جملہ شکایتیں رفع ہو کر مکمل انتشار، مکمل ایتادگی اور از سر نومردہ رگوں میں جان آ جائے گی۔ یہ دوائیں بیشتر اور عجیب لفظیں ہیں۔

مزید نسخہ جات اور تحقیق اینیق کیلئے دیکھئے کتاب تریاق استمناء (فارسی) مصنفہ حکیم امام الدین پاکپشنی مرحوم۔

فقط والسلام

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم الامین و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرنہ

بہاول پور۔ پاکستان